ہدیہ عثمانیہ

و

صحیفہ انواریہ

یعنی

نامہ نامی و صحیفہ گرامی حضرت عالی مرتبت منبع فیوض و برکات مظہر خوارق و کرامات
جامع علوم ظاہری و باطنی عالیجناب مولانا سید محمد علی صاحب قادری نقشبندی
متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ

جس میں

صحیفہ آصفیہ اور اسکے مولف قادیانی کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا ہے

بنام

مولانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ خانصاحب بہادر معین المہام و صدر الصدور امور مذہبی
سرکار عالی استاد اعلیحضرت بندگان عالی متعالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

حسب فرمایش

جناب شاہ محمد کاظم صاحب بہاری سجادہ نشین خانقاہ مولانگر ضلع مونگیر

دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام لالہ ٹھاکر داس پرنٹر چھپا

بار اول سنہ ۱۹۱۶ء   تعداد طبع ۲۰۰۰

اور مسلمانون کو گمراہی سے بچانے والے - رب العزت اُنکی فیوض و
برکات کو دائمًا قائم رکھے تاکہ خاص و عام آپ سے مستفیض ہوتے رہین آمین
دوسری وجہ مسرت کی یہ ہے کہ اِس فقیر کے دل مین یہ
جوش ہوا کہ مین اس ہدایت نامہ کو چھپوا کر فرمانروائے
دکن حضور نظام دامت حشمتہ وشوکتہ کی خدمت مین ہدیہ پیش
کرون تاکہ مُسلمانون کے سرتاج والی دکن اِس
ہدایت نامہ کو اپنے دست مبارک سے اور اپنے خاص حکم سے
مقربین وعمائدین کو اور عامہ مومنین کو تقسیم فرما کر اِس دُعاگو کو
رہین منت فرمائین اور ناواقفون کو قادیانیون کے کید سے
بچائین یہ صحیفہ اگرچہ روحانی تعلق کی وجہ سے جناب مولنا مولوی
حافظ محمد انوار اللہ خان صاحب معین المہام و صدر الصدور
امور مذہبی سرکار عالی کے نام حضرت اقدس نے لکھا ہی مگر درحقیقت
اس کے مخاطب مُسلمانون کے سرپرست حضور نظام
دکن ہین اللہ تعالیٰ اُن کی حکومت اور اُن کی ریاست کو قیامت
تک قائم رکھے - اسلئے مین بھی حسب اجازت حضرت مصنف دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ضروری مدعا

اس خاکسار کو یہ صحیفہ دیکھکر بہت ہی مسرت ہوئی۔ اس کی دو وجہ ہین ایک یہ کہ ایسے بزرگ عالی مرتبہ مرجع خلائق و رہنمائے امت محمدیہ کو اسلامی ریاست کی خیر خواہی کی طرف متوجہ پایا اور حیدرآباد دکن کے فرمان روا (خلد اللہ ملکہ وعظمتہ) اور دیگر معززین و عامہ مسلمین کی آگہی و رہنمائی کے لئے باوجود کمال پیری اور اشغال شبانہ روزی کے یہ ہدایت نامہ لکھا۔ اور کیون نہو آپ خاندان نبوت کے شمس منیر ہین اور حضرت سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہین اسلئے رشد و ہدایت خلق خدا عموماً اور برادران اسلام کے خصوصاً اور محبت اسلامی آپ کی میراث ہی اور اپنے اجداد کے سچے وارث ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا

گر بینی کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینی گناہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی علی رسولہ الکریم

والا مراتب علامۂ زمن اُستاد فرمانروائے دکن

لا زالت شموس اقبالہ بازغۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ مشاغل کثیرہ نے آپ کو بعض دینی امور ضروریہ سے بھی روکدیا ہے۔ مگر یہ فقیر آپ کی قدیمانہ محبت کی وجہ سے آپ کی اور اُس ملک کے ظل اللہ کی خیر خواہی اور وہان کے برادران اسلام کی دردمندی اور اپنے فرض منصبی کے ادا کرنیسے باز نہین رہ سکتا۔

کچھہ عرصہ سے سُن رہا ہون کہ خواجہ **کمال الدین** صاحب وکیل لاہور مرید خاص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وہان پہونچے ہوئے ہین اور تمام مُسلمانون مین بہت غُل مچادیا ہی اور اپنا رسالہ **صحیفہ آصفیہ** شائع کرکے مذہب قادیانی کی تبلیغ کررہے ہین اور سُنا جاتا ہے کہ ہمارے شہریار دکن (خلد اللہ مُلکہ) کے نظرون مین بھی مقبول ہوگئے ہین یہانتک کہ ہر ایک کو اُن سے بات کرنے کی جرأت نہین ہوسکتی۔ مجھے سخت حیرت ہے باوجودیکہ وہاں کے فرمانروا آپ کو بہت مانتے ہین اور یہ بھی جانتے ہی ہونگے کہ کتاب **افادۃ الافہام** آپ ہی نے مرزا صاحب کے مقابلہ مین لکھی ہی اور بہت عمدہ کتاب لکھی ہے۔ پھر اُسکے مقابلہ مین صحیفہ آصفیہ خواجہ صاحب کا تقسیم ہورہا ہے **یعنی تریاق کے بعد زہر کی تخم پاشی ہورہی ہے**۔ اور آپ خاموش ہین۔

اِس کا نام ہدیہ عثمانیہ و صحیفہ انواریہ رکھتا ہون اور
اِس مضمون کو دُعا پر ختم کرتا ہون۔

آفتاب دولت و دین عثمانیہ

و ماہتاب اقبال و تمدّن ریاست

محبوبیہ نظامیہّ تابان و درخشان باد آمین

دُعاگو خاکسار فقیر محمدؐ کاظم بہاری

مطبوعہ عالم مصطفےٰ سنٹرل دہلی

اُن کے مقابل مین اِس طرح کرتے ہین جس سے اُس عظیم الشان نبی کی نہایت حقارت اور توہین ظاہر ہوتی ہے مرزا صاحب کے دو شعر ملاحظہ ہون ؎

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ؎ عیسےٰ کجاست تا بنہد پا بہ منبرم

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ؎ اُس سے بہتر غلام احمد ہے

ان دونون شعرون کو دیکھا جائے وہ عظیم المرتبت پیغمبر یعنے حضرت عیسیٰؑ جن کی تعریف قرآن شریف مین جا بجا بہت کچھہ آئی ہے جن کے بڑے بڑے معجزے اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہین۔ خواجہ صاحب کے مُرشد کس حقارت اور بے ادبی سے اُن کا نام لیکر اپنے مرتبہ کو بڑھاتے ہین۔ یہ بھی اُن کا قول ہے کہ **مین عیسےٰ سے ہر شان مین بہت بڑھکر ہون** (دافع البلا) جب ایک عظیم الشان نبی سے ہر شان مین بڑھکر ہین تو اُن کی ایک شان نبوت بھی ہے اُس مین بھی وہ بڑھکر ہون گے۔

جب ایسے عظیم الشان نبی کے مرتبہ سے وہ اپنا مرتبہ بہت زیادہ بتاتے ہیں تو پھر دعوے نبوت نہ کرنے کے کیا معنے۔ اِس سے انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی دن کو سورج نکلنے سے انکار کرے۔ البتہ پہلے اُنہین دعوے نتھا جس طرح مسیح موعود ہونیکا دعوے نتھا۔ صحیفہ کے آخر مین مرزا صاحب کے جو اشعار نقل کئے گئے ہین وہ اُسیوقت کے ہین جب اُنھین نبوت کا دعوے نتھا۔

اِسمین شُبہ نہیں کہ آخر مین مرزا صاحب کو نہایت صاف طور سے نبوت کا دعوے ہے۔ اِس لئے **قرآن مجید اور صحیح حدیث اُن کے کاذب ہونیکے شاہد ہیں۔**

اِسکے علاوہ اُن کی بہت پیشینگوئیان ؎ جھوٹی ہوئین اور ایسی پیشینگوئیان جن کو اُنھوں نے اپنا نہایت ہی عظیم الشان معجزہ کہا تھا جسکی تفصیل **فیصلہ آسمانی** مین اچھی طرح کی گئی ہے اور یہ بات آسمانی کتاب **توریت** اور **قرآن مجید** کے

ف اور کاذب کا قول
حضرات تو علانیہ
دعوے کرتے ہیں
لیکن صاف پیشینگوئیان
مرزا کی سچی نہیں ہوئی اگر
خواجہ صاحب کو ایسی ہی مرزا کے
مدعی کی صداقت کا
دعویٰ ہو تو علانیہ
دعویٰ کرے اور مولوی
ثناء اللہ صاحب
سے مناظرہ کرے آخر ایک ہی
ضرورت نہیں ہے
مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا
ان کی ایک پیشینگوئی
کے جھوٹا ہونے سے
ثابت ہو گیا ۱۲

مولانا۔ اس صحیفہ کو وہ **تبلیغ بہ حضور نظام** کہتے ہین۔ اب فرمایئے کہ یہ صریح کفر اور دروغ کی تبلیغ ہے یا نہین؟

اسکے جواب مین آپ ضرور یہی فرمائین گے کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ کیونکہ اس مین یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب **خدا کی طرف سے بشیر و نذیر آئے ہین انہین مانو**۔ یہی مرزا صاحب کا صریح دعوی ہے۔ یہی دعوی نبوت ہے کیونکہ کوئی مجدد اور بزرگ ایسا دعوی نہین کرسکتا اور اپنے اوپر ایمان لانے کو فرض نہین بتا سکتا۔

قرآن اور حدیث نے کسی بزرگ پر ایمان لانے کو فرض و واجب نہین بتایا۔ قرآن مجید مین جابجا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انبیاء سابقین پر ایمان لانیکو فرمایا ہی۔ یہ کہین نہین کہا گیا کہ **جو انبیا بعد کو آئین گے اُنپر بھی ایمان لاؤ** بلکہ آپکو صاف طور سے **خاتم النبین فرمایا** اور نہایت صحیح حدیث مین اسکی تفسیر اس طرح فرمادی کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی مین آخر النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی کسی قسم کا مبعوث نہین ہوگا اس سے بالیقین ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعوے کرے (جس طرح مرزا صاحب نے علانیہ کیا) وہ قرآن و حدیث کے رو سے کاذب ہے۔

اب جو اُسکے پیام کی تبلیغ کرے اور مسلمانون کو اُسپر ایمان لانے کی ترغیب دے وہ بھی بالیقین کفر و معصیت کی تبلیغ کرتا ہی

(خواہ خواجہ صاحب ہون یا مرزا محمود)

چونکہ اس نص قرآنی سے خواجہ صاحب واقف ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ تمام مسلمانون کے خیال مین یہ عقیدہ مستحکم ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہین آپکے بعد کسیکو نبوت نہین ملیگی۔ اسلئے مرزا صاحب کی نسبت دعوی نبوت سے ظاہر انکار کرتے ہین حالانکہ مرزا صاحب نہایت زور سے نبوت کے مدعی ہین بلکہ بعض اولوالعزم انبیائ سے اپنے آپکو شانین افضل جانتے ہین اور اپنی بڑائی

آوازسے کہ ہم اشاعت اسلام کرینگے انگریزان کے معاون اور مددگار ہوگئے ہین۔ اگرچہ ان کی نیت اچھی ہو مگر حقیقت حال سے یہ واقف نہین ہین انہین ابتک یہ معلوم نہین ہوا کہ اس پردہ مین کیا راز ہے۔

مولنا! آپ سے غفلت یہ ہوئی کہ آپنے پہلے سے وہان کے فرمانروا خلد اللہ ملکہ کو خواجہ صاحب کے حالات سے اطلاع نہین دی اور وہانکے معززین کو پورے طور پر آگاہ نہین کیا۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے یا نہین کہ ان مین کئی گروہ ہوگئے ہین ایک گروہ کا تو یہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ۔ محمد رسول اللہ اُڑا دیا گیا۔ اس جماعت کے سرگروہ مرزا صاحب کے صاحبزادہ مرزا محمود ہین۔ دوسری جماعت کے لیڈر خواجہ صاحب ہین دونون گروہ مین جنگ زرگری ہے خوب تحریرین چھپتی ہین طرفین نے ایک دوسرے کی خفیہ باتون کو کھولا ہے خواجہ صاحب پر ایک یہ بھی الزام ہے کہ جب اُن کی وکالت نہین چلی تو کمائی کا دوسرا ڈھنگ اُس سے عُمدہ نکالا۔ اس طرز مین دو باتین سوچی ہین کمائی تو ہوتی ہی ہے اس کے سوا اپنی وقعت بھی پورے طور سے ہوتی ہے اور قوم کے لیڈر اور خیرخواہ اسلام بنتے ہین۔ اور اُسکے ساتھ در پردہ اپنے مُرشد کی وقعت قائم کرنے کا بھی موقع مِلتا ہے البتہ اپنے مُرشد سے سبق لیکر وہی چندون کی فہرست کھول رہے ہین۔ یہ مانا کہ مقرر خوش بیان ہون چند باتین خوب مشق کرلی ہون مُسلمان اُسے پسند کرتے ہین اور خوش ہوتے ہین مگر کیا واقف کار حضرات یہ نہین جانتے کہ بعض نصاریٰ اور بے دین بھی بے نظیر خوش بیان ہوئے ہین۔ خواجہ صاحب نے اِن اطراف مین بھی دورہ کیا اور اُنکے بیان ہوئے اُس سے معلوم ہوا کہ وہ نہایت ذاتی مصلحت اور گہری پالیسی سے کام لے رہے ہین جہان کسی واقفکار ذی علم نے کوئی سوال کیا تو اُسکے جواب مین یہ کہکر ٹالدیا کہ اسوقت مین جواب کے لئے طیار نہین ہون۔ اور عوام

نص قطعی سے ثابت ہی کہ جس مدعی نبوت کی پیشینگوئی جھوٹی ہوجائے وہ جھوٹا ہے یہ دوسری دلیل ہے اُن کے جھوٹا ہونے کی جب خواجہ صاحب کے مُرشد ایسے یقینی دلیلوں سے کاذب ہین اور قرآن وحدیث اور توریت مقدس اُن کے جھوٹے ہونیکے شاہد ہین تو بالیقین معلوم ہوا کہ صحیفہ آصفیہ مین جو کچھ اُن کی تعریف مین لکھا ہے وہ محض غلط ہی۔ اور اُسکی غلطی دو طرح پر ثابت ہی اول تو یہ کہ جب قرآن وحدیث سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے تو جتنی اُن کی تعریف کی باتین ہین وہ سب قرآن اور حدیث کی رُو سے جھوٹی ثابت ہوئین۔ دوسرے یہ کہ واقع مین اُن کی صداقت کے ثبوت مین جو باتین انہیں بیان کی گئی ہین وہ واقع مین جھوٹی ہین اُس کا نمونہ آیندہ بیان کیا جائے گا۔ اور وہ ایسی جھوٹی باتین ہین کہ عرصہ ہوا کہ اُنکے جھوٹے ہونے کا ثبوت علانیہ طور سے مشتہر کردیا گیا ہے اور مرزا صاحب کے ماننے والون مین سے کسی نے جواب نہین دیا اور مین نہایت زور سے کہتا ہون کہ ان باتون کا جھوٹا ہونا ایسے پُرزور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کا ماننے والا تو کیا معلم الملکوت بھی اُن دلائل کو اُٹھا نہین سکتا۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ نہایت سچا مقولہ ہے۔

مولانا! جس طرح مخالفین اسلام کے حملے علانیہ طور سے اسلام پر ہو رہی ہین اسی طرح علی محمد بابی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے حقیقی مقدس مذہب اسلام کے مٹانے کی تدبیرین کر رہے ہین۔ اگرچہ بعض ان مین ایسے بھی ہین جنہیں اپنی بے علمی ونادانی سے یہ بھی خبر نہین کہ ہم کیا کرتے ہین۔ خواجہ صاحب ایک گروہ کے لیڈر اور خوش بیان شخص ہین چونکہ اس وقت قدرتی طور پر انگریزی تعلیم یافتہ حضرات مین اسلامی جوش پایا جاتا ہے۔ (اگرچہ اسلامی احکام سے انہین واسطہ نہ ہو) اسلئے خواجہ صاحب کے اِس خوش آیند

متنفر ہونگے اسیطرح مسلمانون کو کافر کہنے سے انہین غصہ ہوگا اور میرا کام چلنے سے رک جائیگا یہ خیال کرکے اُنہون نے دونون باتون سے ظاہرا انکار کیا اوراسکا نام پالیسی رکھا۔ مگر آپ جانتے ہین کہ مرزا صاحب نے کس صراحت اور زور کے ساتھ دعوئے نبوت کیا ہے اور اپنے منکر کو کافر اور جہنمی کہا ہے۔ مین نے اُن کے اقوال **صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ و ۷ مین اور فیصلہ آسمانی حصہ سوم مین کچھہ نقل کئے** ہین پھر جو شخص اُن کو ماننے والا ہے وہ کیسے اُن کی نبوت سے انکار کرے گا جب اُن کے قولون سے انکار کریگا تو بالضرور اُن کو سچا نہین مان سکتا۔

اور یہ تو خیال فرمایئے کہ جب **وہ ہر موقع پر مرزا صاحب کو مسیح موعود کہدیتے ہین تو پھر نبوت سے انکار کرنا چہ معنے دارد۔** مسیح موعود کا نبی ہونا تو متفق علیہ مسئلہ ہے جو شخص انہین مسیح موعود مان رہا ہی پھر اُن کی نبوت سے کیونکر انکار کرسکتا ہی اسکے علاوہ نہایت روشن ہی کہ اسوقت اپنا صحیفہ آصفیہ مشتہر کررہے ہین اُس مین مرزا صاحب کی جو باتین نقل کی ہین عام مسلمانون کو خصوصاً مسلمانان حیدرآباد کو ڈرایا اور دھمکایا ہے یہ شان تو انبیا ہی کی ہوتی ہی کسی دوسرے مجدد کی نہین ہوسکتی۔ اسکے علاوہ معززین دکن اسپر نظر کرین کہ خواجہ صاحب اپنی جماعت کے سوا کسی مسلمان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کیسی ہی بھاری جماعت ہو مگر اُس مین شریک نہین ہوتے اگر کسی نے کہا بھی تو کوئی حیلہ کرکے ٹل جاتے ہین۔ اس کو ہمارے برادران اسلام خوب امتحان کرلین اگر وہ سب کو مسلمان سمجھتے ہین تو مسلمانون کے ساتھ نماز کیون نہین پڑھتے اس اطراف مین انکا دورہ ہوا یہان بھی اُنھون نے مسلمانون کے ساتھ نماز نہین پڑہی اُن کی یہ روش کامل شہادت دیتی ہے کہ وہ مسلمانون کو مسلمان نہین سمجھتے کافر سمجھتے ہین۔ مگر افسوس اور نہایت افسوس ہے کہ سمجھ دار اور اہل علم اسپر خیال نہین کرتے اور اس راز سربستہ تک نہیں پہونچتے۔

مین بیان کے بعد اکثر یہ کہدیا کہ مین نے حضرت مسیح موعود مہدی مسعود سے یہ کہہ لیا تھا کہ مین صرف اسلام پر لکچر دیا کرون گا اور کچھ نہ کہونگا۔ اب اسپر غور کیجئے کہ مرزائی محبت کا تخم مسلمانون کے دلون مین بونے کا کیسا عمدہ طریقہ وہ برتتے ہین یعنی جب مسلمانون کے روبرو اسلام کے متعلق ایک عمدہ بیان کیا اور اُن کے دلون مین ان کی وقعت اور محبت ہوئی اُسکے بعد ہی مرزا صاحب کی نسبت یہ کہدینا کہ **حضرت مسیح موعود مہدی مسعود سے مین نے یہ عہد کیا تھا**۔ کیسا زہریلا اثر رکھتا ہے۔ اِس سے اُنہون نے اپنا عقیدہ اور مرزا صاحب کی عظمت اور مسیحیت کو پورے طور سے بیان کردیا اور سمجھ لیا کہ آہستہ آہستہ اِسکا نتیجہ حسب خواہ ہورہے گا۔

پھر خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ مین مرزا صاحب کا ذکر نہین کرتا اُنہیں نبی نہین مانتا بندگان خدا کو سخت دھوکا دینا ہے۔

ہان نئی تہذیب اور شائستگی اِس کو جائز رکھے اور مصلحت و پالیسی بتائے تو مین کچھ نہین کہتا۔ مگر حیدر آباد مین علانیہ طور سے مرزائی مذہب کی تبلیغ ہورہی ہے اور آپ صحیفہ صفیہ کو تقسیم کررہے ہین اِسلئے اِس فقیر کی سمجھ مین نہین آتا کہ اس حالت مین آپ بالکل خاموش کیون ہین۔ اپنے فضل و کمال اور خان بہادری صرف کرنے کا تو یہی موقع ہے ہمّت کیجئے۔ آپ جانتے ہی ہون گے اور مین بھی آپ کو اپنے پختہ علم سے آگاہ کرتا ہون کہ وہ قطعاً یقیناً مُسلمانون کو بہکا کر دھوکے سے اپنا معتقد بنانا چاہتے ہین اور پھر کسی وقت علانیہ طور سے مرزا صاحب کا معتقد بنانے کے لئے لکچر ہونگے اس وقت یہ کہنا کہ مین مرزا صاحب کو **نبی نہین مانتا اور کسی مسلمان کو کافر نہین کہتا کیسا صریح دھوکا ہے** کیونکہ سمجھتے ہین کہ نبی ماننے سے مُسلمان بھڑکتے ہین عام مُسلمانون پر بھی یہ بات ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اُن کے بعد کوئی نبی نہوگا اِسلئے مرزا صاحب کو نبی کہنے سے سب لوگ ہم سے

ہیں تثلیث پرست بھی اُن پر ایمان نہین لائے البتہ اُنھون نے اپنا زور قلم یہ دکھایا کہ دنیا مین مردم شماری کے لحاظ سے جو چالیس کروڑ مسلمان کہے جاتے ہین **اُن سب کو کافر بنا دیا** کیونکہ مرزا صاحب صاف لکھتے ہین کہ مسیح موعود (یعنی میرا) نہ ماننے والا ویسا ہی کافر ہے جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ماننے والا (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹)

مُلاحظہ کیجیے اپنے مخالفین کو جہنمی صاف طور پر کہتے ہین (انجام آتھم صفحہ ۶۲ دیکھیے)

اب اس کی تفصیل و تشریح اُن کے صاحبزادے مرزا محمود نے اپنے رسالہ **تشحیذ الاذہان** مین اچھی طرح سے کی ہے اُس کا نمبر ۴ جلد ۶ بابت اپریل ۱۹۱۱ء ملاحظہ کیجیے جب مرزا صاحب نے کچھ نہ کیا تو آپ کے خیال مین یہ آسکتا ہی کہ **ایسے جھوٹے مدعی کا پیرو اسلام اور مسلمانون کو کچھ نفع پہنچا سکتا ہے؟** ہرگز نہین۔ جب اُن کے مُرشد نے ایسے صریح صریح جھوٹے دعوے کیے تو اُنکے مُریدسے یہ اُمید ہوسکتی ہے کہ وہ جھوٹا دعوے نہ کرینگے میرے خیال مین کوئی ذی علم مُسلمان اُنہین سچا نہین سمجھ سکتا۔

دوسری وجہ لوگون کے متوجہ کرنیکی یہ سُنی جاتی ہے کہ وہ یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کا یہ خیال تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ متعدد زبانون مین کیا جاوے مگر وہ پورا نہ کرسکے مین اُسے پورا کرنا چاہتا ہون اور اُس کے لئے چندہ مانگتا ہون۔

مولنا! خیال کیجیے کہ یہان بھی وہ اپنے مُرشد کا نام لیکر لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہین اور لوگون کے ذہن مین ڈالتے ہین کہ نہایت ضروری اور عمدہ کام کا انہین خیال تھا اور پھر لوگون سے کہتے ہین کہ مین مرزا صاحب کا ذکر نہیں کرتا یہ کیسا دھوکا ہے کہ آہستہ آہستہ مرزا صاحب کی طرف رجحان کا تخم بوتے جاتے ہین اور انکار بھی کرتے جاتے ہین۔

مولنا! اسپر بھی آپ خیال کیجیے کہ خواجہ صاحب کے مُرشد اوّل **براہین احمدیہ** کا

اَب جن باتون سے اُنہون نے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے وہ کئی باتین سُنی جاتی ہین سب سے اوّل یہ ہے کہ وہ دعوے کرتے ہین کہ ہم اشاعت اسلام کرین گے اور کافرون کو مُسلمان بنائین گے۔ ذرا آپ غور کیجئے اتنے دنون لندن مین رہے اور یہی دعوے کرتے رہے اَب یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُنکے مرشد نے اسقدر غل مچایا اُنہون نے کے عیسائی مُسلمان بنائے۔ پھر خود خواجہ صاحب ہندوستان مین لکچر دے رہے ہین مگر سوائے چندہ مانگنے کے کسی آریہ یا عیسائی کو مُسلمان بنانے کی طرف کبھی توجہ کی یا لندن مین اتنے دِن رہکر آئے سوائے جھوٹی خبرون کے اور کیا کیا۔ اِن کی خلاصہ حالت لندن کی صحیفہ رحمانیہ نمبر ۹ مین لکھی گئی ہے اور میرے کئی احباب جو لندن مین کئی برس رہکر آئے ہین وہ سب اُن کی حالت بیان کرتے ہین یہ لوگ یہان کے معززین مین سے ہین وہ کہتے ہین کہ اُنہین کوئی وہان پوچھتا بھی نہین تھا۔ اور یہ تو خیال فرمائیے کہ اُن کے مرشد نے کس زورون سے دعوے کیا کہ مین تثلیث پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے آیا ہون اگر مین توڑ نہ دون تو گواہ رہو کہ **مین جھوٹا ہون** یہ بھی اُنہون نے کہا کہ اگر **سات برس** کے اندر خدائے تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اِسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام مین داخل ہونا شروع ہو جاوے اور دُنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے **تو مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اپنے تئیں کاذب خیال** کرون گا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۲ وغیرہ) یہ قول مرزا صاحب کا ۱۸۹۷ء سے کچھ پہلے کا ہے۔ اِس قول کے بعد گیارہ برس زندہ رہے۔ اَب خواجہ صاحب یا دوسرے صاحب یہ فرمائیں کہ مرزا صاحب نے اِن دعودن کے نتیجہ کا ظہور تو اپنے ہی زمانہ مین فرمایا تھا مگر کسی بات کا ظہور تو نہین ہوا۔

تثلیث پرستی کا ستون توڑنا تو بہت دشوار تھا اُن کی وجہ سے تو سو دو سو بلکہ دس

عربی زبان سے تونا آشنا ہین پھر وہ قرآن کا ترجمہ کیا کرینگے
سوا اس کے کہ وہ اُردو اور فارسی کے ترجمونکو دیکھین اور سب سے اول اپنے مُرشد
کے قول کو مدنظر رکھین اور آیات قرآن کا مطلب وہی بیان کرین جو اُن کے مُرشد
نے بیان کیا ہے۔ مین اُن کے مُرشد کے اقوال بعض آیات کے مطالب مین
آپ کو دکھلاتا ہون۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ (آیت ۱) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (اعجاز احمدی صفحہ) یہ آیت خاص
میرے ہی شان مین اُتری ہے **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین**
نہین ہے۔ اب خیال فرمایئے کہ کیسا اندھیر ہے کہ تیرہ سو برس قبل مرزا
صاحب کے لئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر آیت اُترے اور اُسمین
بصیغہ ماضی کہا جائے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی الخ اور اُس سے
وہ مدعی مراد ہو جو تیرہ سو برس بعد آوے گا۔ اور وہ مدعی جو قرآن و حدیث سے اور اپنے
اقرار سے جھوٹا ہوگا اُسکے لئے یہ آیت ہو نعوذ باللہ۔ (۲) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہی
سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ
بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ الخ اب اِس کی تفسیر مین مرزا صاحب یون دُرفشانی کرتے ہین اور
سیرت الابدال کے پیشتر ضمیمہ خطبۂ الہامیہ مین چندہ منارہ کا اشتہار دیتے ہین
اور اُس کے صفحہ ۴ مین آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی الخ کو لکھکر اس کے حاشیہ مین
لکھتے ہین مسجد اقصلے سے مُراد اس جگہ یروشلم (یعنی بیت المقدس) نہین ہے بلکہ
مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصلے ہی اس سے
کس کو انکار ہوسکتا ہے جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرتے ہین وہ اِس لائق ہے کہ
اس کو مسجد اقصلے کہا جاوے جسکے معنی ہین مسجد الابعد الخ" اسکے بعد صفحہ ۵ کے
حاشیہ مین لکھتے ہین **مسجد اقصلے سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو**

نمونہ دکھلا کر اس کا غل مچایا کہ ہم حقانیت اسلام پر دوسو براہین سو براہین لکھینگے اور چھپوائینگے اس کا اشتہار کئی جزون مین بہت موٹے موٹے حرفون سے چھپوا کر شائع کیا اور اس ذریعہ سے اُنہون نے لوگون سے دس ہزار روپیہ کا چندہ لیا اُس کے بعد غالباً بیس پچیس برس تک زندہ رہے اور برابر لکھنے ہی کے مشغلہ مین رہے مگر بجز جھوٹے دعوون اور تعلّیون کے اور اپنی جھوٹی باتون کے اظہار کے اور کچھہ نہین کیا اور تحریرون مین اسقدر انہین مشغولی رہتی تھی کہ کئی کئی وقت کی نمازین بھی قضا کرتے رہے مگر اسپر بھی براہین کا وعدہ پورا نہ کیا اور دوسو براہین مین سے دو چار بھی نہین لکھین اور جن لوگون نے روپیہ دیا تھا بعض نے طلب کیا تو چند گالیان اُنہیں سُنائیں یہ حضرت اُنہین کے مُریدہین جو مختلف رسالون کی تالیف کا چندہ۔ بہشتی مقبرہ کا چندہ۔ منارہ کا چندہ۔ مکان کے وسیع کرنے کا چندہ۔ غرضکہ مختلف قسم کا چندہ تمام عمر جمع کرتے رہے اور اپنی شہرت اور اپنی جسمانی راحت مین صرف کرتے رہے اور اپنی اولاد کیلئے سرمایہ چھوڑ گئے۔ اور مریدوں کو چندہ دینے کا عادی کر گئے۔ اسلئے اُن کے مریدون مین بھی عادت ہوگئی ہے کوئی چندہ دیتا ہے کوئی چندہ مانگتا ہے خواجہ صاحب بھی اُنہین مین ہین اُن سے کیا اُمید ہوسکتی ہے۔ خدا کے لئے اسپر غور کیجئے اور تمام برادران اِسلام کو اس سے آگاہ کیجئے کہ ہوشیار ہو جاوین۔ یہ اُن کے خاص مُریدہین پھر خصوصیت کی وجہ سے اُن کی باتونکا اثر انہین ضرور آیا اور اِس وقت وہ گہری پالیسی سے اپنا کام کر رہے ہین۔ اِس سے کوئی تجربہ کار انکار نہین کرسکتا۔

اِن باتون کے سوا مین آپ سے کہتا ہون کہ قرآن مجید کا ترجمہ کرنا اسقدر مشکل ہے کہ اچھے اچھے ماہرین قرآن بھی ترجمہ پورے طور سے نہین کرسکتے یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ ترجمہ کرنے کے لئے اوّل اُن دونون زبانون کا کامل ماہر ہونا چاہیے جسکا وہ ترجمہ کرے اور جسمین وہ ترجمہ کرے۔ اب خواجہ صاحب

عربی زبان سے تو نا آشنا ہین پھر وہ قرآن کا ترجمہ کیا کرینگے
سوا اس کے کہ وہ اُردو اور فارسی کے ترجمونکو دیکھین اور سب سے اول اپنے مُرشد
کے قول کو مدنظر رکھین اور آیات قرآن کا مطلب وہی بیان کرین جو اُن کے مُرشد
نے بیان کیا ہے۔ مین اُن کے مُرشد کے اقوال بعض آیات کے مطالب مین
آپ کو دکھلاتا ہون۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ (آیت ۱) هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (اعجاز احمدی صفحہ) یہ آیت خاص
میرے ہی شان مین اُتری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین
نہین ہے۔ اب خیال فرمایئے کہ کیسا اندھیر ہے کہ تیرہ سو برس قبل مرزا
صاحب کے لئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر آیت اُترے اور اُسمین
بصیغہ ماضی کہا جائے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی الخ اور اُس سے
وہ مدعی مراد ہو جو تیرہ سو برس بعد آوے گا۔ اور وہ مدعی جو قرآن و حدیث سے اور اپنے
اقرار سے جھوٹا ہوگا اُسکے لئے یہ آیت ہی نعوذ باللہ۔ (۲) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہی
سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ
بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ الخ اب اِس کی تفسیر مین مرزا صاحب یون دُرفشانی کرتے ہین اور
سیرت الابدال کے پیشتر ضمیمہ خطبۂ الہامیہ مین چندہ منارہ کا اشتہار دیتے ہین
اور اُس کے صفحہ ۴ مین آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی الخ کو لکھکر اس کے حاشیہ مین
لکھتے ہین مسجد اقصےٰ سے مراد اس جگہ یروشلم (یعنی بیت المقدس) نہین ہے بلکہ
مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصےٰ ہی اِس سے
کس کو انکار ہوسکتا ہے جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرتے ہین وہ اِس لائق ہے کہ
اس کو مسجد اقصےٰ کہا جاوے جسکے معنی ہین مسجد الابعد الخ" اسکے بعد صفحہ ۵ کے
حاشیہ مین لکھتے ہین مسجد اقصےٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو

نمونہ دکھلاکر اس کا غل مچایا کہ ہم حقانیت اسلام پر دو سو بائین سو براہین لکھینگے اور چھپوائینگے اس کا اشتہار کئی جزون مین بہت موٹے موٹے حرفون سے چھپواکر شائع کیا اور اس ذریعہ سے اُنہون نے لوگون سے دس ہزار روپیہ کا چندہ لیا اُس کے بعد غالبًا بیس پچیس برس تک زندہ رہے اور برابر لکھنے ہی کے مشغلہ مین رہے مگر بجز جھوٹے دعوؤن اور تعلیون کے اور اپنی جھوٹی باتون کے اظہار کے اور کچھہ نہین کیا اور تحریرون مین اسقدر انہین مشغولی رہتی تھی کہ کئی کئی وقت کی نمازین بھی قضا کرتے رہے مگر اسپر بھی براہین کا وعدہ پورا نہ کیا اور دو سو براہین مین سے دو چار بھی نہین لکھین اور جن لوگون نے روپیہ دیا تھا بعض نے طلب کیا تو چند گالیان اُنہیں سُنائیں یہ حضرت اُنہین کے مُریدہین جو مختلف رسالون کی تالیف کا چندہ۔ بہشتی مقبرہ کا چندہ۔ منارہ کا چندہ۔ مکان کے وسیع کرنے کا چندہ۔ غرضکہ مختلف قسم کا چندہ تمام عمر جمع کرتے رہے اور اپنی شہرت اور اپنی جسمانی راحت مین صرف کرتے رہے اور اپنی اولاد کیلئے سرمایہ چھوڑ گئے۔ اور مریدون کو چندہ دینے کا عادی کر گئے۔ اِسلئے اُن کے مریدون مین بھی عادت ہوگئی ہے کوئی چندہ دیتا ہے کوئی چندہ مانگتا ہی خواجہ صاحب بھی اُنہین مین ہین اُن سے کیا اُمید ہوسکتی ہے۔ خدا کے لیئے اسپر غور کیجئے اور تمام برادران اِسلام کو اس سے آگاہ کیجئے کہ ہوشیار ہوجاین۔ یہ اُن کے خاص مُریدہین پھر خصوصیت کی وجہ سے اُن کی باتونکا اثر انہین ضرور آیا اور اِس وقت وہ گہری پالیسی سے اپنا کام کر رہے ہین۔ اِس سے کوئی تجربہ کار انکار نہین کرسکتا۔

اِن باتون کے سوا مین آپ سے کہتا ہون کہ قرآن مجید کا ترجمہ کرنا اسقدر مشکل ہے کہ اچھے اچھے ماہرین قرآن بھی ترجمہ پُورے طور سے نہین کرسکتے یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ ترجمہ کرنے کے لیئے اوّل اُن دونون زبانون کا کامل ماہر ہونا چاہیئے جسکا وہ ترجمہ کرے اور جسمین وہ ترجمہ کرے اب خواجہ صاحب

بعد کوئی سچا نبی نہ ہوگا بلکہ صاف طور سے حدیثون مین مذکور ہے کہ میرے بعد میری اُمت مین سے جھوٹی مدعی نبوت پیدا ہون گے حالانکہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (یہ حدیث صحیحین کی ہے) اب خواجہ صاحب اِن آیتون کا وہی معنی کرینگے جواُن کے مُرشد نے کئے ہین اگر اس کے خلاف کرین گے تو اُنھین جھوٹا قرار دینا پڑیگا۔ مگر خواجہ صاحب نے یہ خیال کر لیا ہوگا کہ ترجمہ تو انگریزی وغیرہ زبان مین ہوگا جس سے اکثر اہل علم واقف نہ ہون گے پھر اُسکے حسن و قبح کو کون دریافت کرسکتا ہو اَب دیکھنے والے اگر ایمان لائین گے تو اسی بات پر لائین گے جو اُنھون نے ترجمہ کیا ہوگا مرزا صاحب کی قرآن دانی کی ایسی مہمل اور واہی مثالین بہت ہین مگر ہینے بطور نمونہ آپ کو تین آئتین پیش کر دین۔ **مولانا:۔** یہ تو آپ جانتے ہون گے کہ وہ اپنے الہام کو مثل قرآن مجید کے نص قطعی بیان کرتے ہین اور احادیث نبویہ سے اُس کا بہت بڑھا ہوا مرتبہ کہتے ہین (حقیقۃ الوحی صلا۲) اب اس کے بعد اُن کا یہ الہام مُلاحظہ ہو لولاک لما خلقت الافلاک یہ روایت بہت مشہور ہے اور سب جانتے ہین کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے **مگر مرزا صاحب اِس کو غلط ٹھراکر یہ کہتے ہین کہ یہ میرا الہام ہے** یعنی میری نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ اگر مین تجھے پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کچھ نہ بناتا۔ (استفتا صہ۸۵) اسمین مرزا صاحب تمام عالم کے وجود کو اپنا طفیلی اور اپنا ظل کہتے ہین جسکا حاصل یہی ہوا کہ تمام انبیاء کرام اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی مرزا صاحب کے طفیلی ہین۔ **مولانا:۔** کون مُسلمان ہے کہ اس بات کو سُن سکتا ہے اور حضرت سرورِ انبیاء حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین پر تحمل کرسکتا ہو۔ اب کہین اپنے آپ کو ظلی بروزی کہدینا صرف مُسلمانون کو دھوکا دینا ہے **مولانا** خواجہ صاحب انہین کے مُرید ہین انہین کی تعریف مین صحیفہ آصفیہ شائع کر رہے ہین

قادیان مین واقع ہے"

کہئے مولنا یہ ترجمہ اور مطلب آیت موصوفہ کا تیرہ سو برس کے عرصہ مین صحابہ کرام سے لیکر اسوقت تک کسی حقانی عالم کے خواب مین بھی نہین آیا۔ یہ تو مسیح قادیانی کی قرآن دانی کا نتیجہ ہے خیال فرمائیے کہ کیسے کیسے مہلات اپنی چرب زبانی سے وہ بیان کر رہے ہین اسیوجہ سے اُن کے مُریدون نے اُنکو سُلطان القلم کا خطاب دیا ہے پھر اُن کے رشید مُریدجن کے نام مین کمال بڑا ہوا ہے اگر وہ لوگون کے دلون کو اپنے بیان سے موثر کرین تو کون بعید بات ہے۔ مولنا کسی مُسلمان یا کسی سمجھدار کے خیال مین یہ آسکتا ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام شب معراج مین مکہ معظمہ سے مرزا صاحب کے خیالی مسجد قادیان مین تشریف لیگئے جسوقت اُس مسجد کا نام و نشان بھی نہ تھا آپ اسپر غور کرین کہ جب خواجہ صاحب مرزا صاحب کو مامور من اللہ اور مسیح موعود مانتے ہین اور خود اُنھین علوم عربیہ سے تعلق نہین ہے تو بالضرور وہ ان آیتون کے وہی معنی کرینگے جو مرزا صاحب نے کئے ہین۔

(۳) سورہ صف مین اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول اس طرح نقل فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔

اس آیت مین صاف طور سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت دیتے ہین چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد آپ ہی کا ظہور ہوا اور آپ کا نام احمد بھی تھا اب مرزا صاحب باوجود غلام احمد ہونیکے اپنا نام احمد کہتے ہین اور اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ٹھہراتے ہین حالانکہ قرآن مجید کے نص قطعی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

۱ ازالۃ الاوہام حصہ ۲ صفحہ ۲۷۵ مطبوعہ ۱۳۰۸ھ ملاحظہ ہو۔ اس تحریر کے بعد معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب اس آیت کا مصداق م

۵ مرزا صاحب کو نہین کہتے مگر اُن کے بیٹے اور خلیفہ کہتے ہین دونون مین اختلاف ہی ہمنے مانا کہ اس آیت کے معنی وہ صحیح کہین مگر اُن کے مُرشد نے بہت جگہ غلط معنے بیان کئے ہین خواجہ صاحب کہان تک اُن سے انکار کرینگے جب اُنہیں مسیح موعود مان چکے ہین تو اُن کے تراشیدہ معنی کو ضرور مانین گے اور ترجمہ دیکھنے والونکو اُنہین مسیح موعود منوانا چاہین گے

باواز بلند یہ کہہ رہا ہے کہ اُسکے مضامین کی حقیقت حال کو نہایت روشن کرکے دکھائین شاید آپ کسی موقع اور وقت کے منتظر ہونگے۔ یا اُنھین بے حقیقت سمجھکر توجہ نہ ہوتی ہوگی۔ مگر آپ خوب سمجھ لیں کہ ہمارے علمار کی ایسی بے توجہی اور ایسے ہی خیال نے مرزا صاحب کو اسقدر فروغ دیدیا اگر ابتدا مین مخصوص علما کو اس طرف پوری توجہ ہوجاتی تو یہ فتنہ فروغ نہ پاتا۔ یہ خاکسار بہت دور ہے مگر اس وقت کسیقدر آپ کو سبکدوش کرتا ہے اور صحیفہ آصفیہ کا نمونہ دکھاتا ہے ہمارے **فرمانروائے دکن اور تمام معززین ملاحظہ فرمائین**۔ میری اِس محنت کا نتیجہ کامل طور پر اُسی وقت ہوسکتا ہے کہ آپ اور آپ کے مخصوص احباب اسکی اشاعت مین کوشش فرمائین اور تمام معززین کے ہاتھون تک پہنچائین۔

(**پہلا نمونہ**) رسالہ کے صفحہ ۲ مین امام مہدی کے خروج کی کئی نشانیان بیان کی ہین وہ سب غلط ہین خواجہ صاحب تو علوم دینیہ کی تحقیق سے معرا ہین اُن کا مایہ علمی صرف مرزا صاحب کے اقوال ہین اُن مین ایک علامت یہ بیان کی ہے کہ "ایام مہدی مین ایک رمضان کے مہینہ تیرہوین اور اٹھائیسوین تاریخ پر چاند اور سورج کا کسوف و خسوف ہوگا" (صفحہ ۲۰ سطر ۳ و ۴) اِس کی سند مین حاشیہ پر دارقطنی کی ایک روایت لکھی ہے مگر اسکی غلطی رسالہ **شہادت آسمانی اول اور دوسری شہادت آسمانی** مین اِس خوبی اور وضاحت سے بیان کی گئی ہے کہ اُسے دیکھکر ذی علم حق پسند تو وجد کرنے لگتا ہے اور مخالف ناحق کوش حیران رہجاتا ہے یہ دونوں رسالے خاص اِسی نشان کے ذکر مین لکھے گئے ہین لطف یہ ہے کہ جس روایت سے خواجہ صاحب اپنے مُرشد کی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہین اُسی روایت سے متعدد طریقون سے **مرزا صاحب کا کاذب ہونا آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا ہے**۔ وہ طریقے مجملاً ملاحظہ ہون (۱) جس روایت سے یہ

کیا ایک دن عُلما سے اس کی جوابدہی نہ ہوگی خصوصاً آپ جیسے معزز اور مقتدر اہل علم سے۔ ذرا ہمت سے کام لیجئے اور اپنی صداقت اور حمایت دین کو کام مین لائیے۔ مرزا صاحب کا ایک قول صحیفہ رحمانیہ نمبر۷ صفحہ ۲۴ مین دیکھئے کہ مرزا صاحب اپنی فضیلت تمام انبیا پر کس طرح دکھلا رہے ہین۔ غرضکہ اِس مختصر بیان سے فہمیدہ حضرات سمجھ سکتے ہین کہ خواجہ صاحب اگر قرآن کا ترجمہ کرینگے تو اُس سے اسلام کی اشاعت تو ہرگز نہ ہوگی بلکہ مسیح قادیانی کے جھُوٹے مذہب کی اشاعت البتہ ہوگی۔ اِس سے برادرانِ اِسلام بالکل ناواقف ہین اور خواجہ صاحب کی باتو نین آگئے ہین۔ چونکہ پہلے سے بھی وہان مرزا صاحب کے ماننے والے اور معاون و مددگار موجود تھے اِس لئے خواجہ صاحب کو وہان بہت مدد ملی اور کچھہ نئے خیال کے حضرات اُن کے بیان کو پسند کرکے اُن کے مددگار ہوگئے۔ اُن کی کوشش سے اُن کو اسقدر وثوق ہوگیا۔ مگر آپ کی شان یہ تھی کہ کچھہ ہمت کرکے اثر ڈالتے تو اس جھُوٹی سحر بیانی اور چرب زبانی کا کچھ بھی اثر نہ پڑتا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کے مقتدر مُلک مین مرزا صاحب کی نبوت کی خوب تبلیغ ہورہی ہے یعنی صحیفہ آصفیہ تقسیم ہورہا ہے میرے پاس بھی بھیجا گیا ہے اسلئے مجھے خاص اسکے طرف توجّہ کرنا ضرور ہوا۔ **مولنا** مجھے بار بار حیرت ہوتی ہے کہ آپ نے صحیفہ آصفیہ کی غلط باتون کا نمونہ بھی مُسلمانون کونہین دکھایا اُس مین تو سوائے جھُوٹے دعوٰون کے اور کچھ نہیں ہے مشاغل متعلقہ کے علاوہ شاید آپ کسی تصنیف مین مشغول ہون گے۔ مگر یہ فقیر اس کی اشاعت کے دیر ہونے مین نہایت خطرہ خیال کرتا ہے اسلئے اُسکا نمونہ لکھکر بھیجتا ہون اسے مشتہر کیجے مجھے اِس مین ذرا شبہہ نہین ہے کہ آپ کے نزدیک اُس کے دلائل تارعنکبوت سے زیادہ زوردار نہین ہین مگر اسوقت تو مسلمانون کی خیرخواہی اور آپ کا فرض منصبی

نہین ہوسکتا روایت کے چار جملے اِس غلطی کو نہایت صفائی سے ظاہر کر رہے ہین
اِن باتون کی تصریح شہادت آسمانی مین کامل طور سے کی گئی ہے۔ یہ رسالہ
مرزا صاحب کے اوّل خلیفہ حکیم نورالدین صاحب کے پاس بھیجا گیا تھا اور اُن کے
سوا اور بھی بعض اہل علمون کو دیا گیا مگر اسوقت تک کسی نے جواب نہین دیا۔ اِس
رسالہ سے پہلے عام وخاص میرزائی ہر ایک سے کہتے تھے کہ دیکھو اب مرزا
صاحب کے مہدی ہونے مین کیا شک ہے اب تو علانیہ آسمان نے اُنکی شہادت
دیدی مگر اس رسالہ **شہادت آسمانی** کے بعد جب اُنہون نے دیکھ لیا کہ
یہ تو اُلٹی شہادت ہوگئی یعنی مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی آسمانی شہادت
ہوگئی اسلیے بالکل خاموش ہوگئے۔ چونکہ وہ رسالہ حیدرآباد دکن مین بخوبی شائع
نہین ہوا لہذا خواجہ صاحب کو اپنے رسالہ مین اُسکے شائع کرنے کی جرأت ہوئی
اور ممکن ہے کہ اُنھون نے اُسے دیکھا ہی نہو کیونکہ مرزا صاحب کے پختہ
ماننے والے اپنے حقیقی بھی خواہون کے رسالون کو دیکھتے ہی نہین بلکہ انکے
بزرگ کہدیتے ہین کہ مخالفین کے رسالے دیکھنے سے ایمان جاتا رہے گا
انہین مت دیکھو۔ **لیکن یہ خاکسار بہ نیت خیر خواہی خواجہ صاحب سے
کہتا ہی کہ اس رسالہ کو ضرور مُلاحظہ فرمائین** اور خوف خدا دل مین لاکر
انصاف دلی سے دیکھین مین بالیقین کہتا ہون کہ اگر حق پسندی کی نظر سے
مُلاحظہ کرینگے تو اپنے رسالہ **صحیفہ آصفیہ** کو ردّی مین پھینک دینگے کیونکہ اسمین
ذرا شبہ نہین ہے کہ دوسری شہادت آسمانی کے نہایت مشرح بیان نے
مرزا صاحب کو متعدد دلیلون سے نہایت صفائی سے یقیناً کاذب ثابت کردیا
ہے۔ جیسی غلط اور جھوٹی باتین خواجہ صاحب کے مرشد نے گہنون کے اجتماع
کی نسبت بنائی ہین کوئی دیندار صاحبِ عقل ایسی باتین نہین کرسکتا اور اہل اللہ

دعوے ثابت کیا جاتا ہے وہ روایت ہرگز اس لائق نہین ہے کہ ایسا عظیم الشان دعوے اُس سے ثابت کیا جائے اس کا روایت کرنے والا ایک جھوٹا دجال کذاب ہے اسکی روایت ہرگز اس لائق نہین ہوسکتی خود دارقطنی کے طرز بیان سے اس حدیث کا صحیح نہ ہونا ظاہر ہے (دوسری شہادت آسمانی کا صفحہ ۸۵ سے ۹۵ تک ملاحظہ ہو۔

(۲) اِس غیر معتبر روایت کی صحت ثابت کرنے مین مرزا صاحب نے جو غلط باتین بنائی ہین اور نہایت صاف وصریح دھوکا دیا ہے اُس سے ہر ایک فہمیدہ حق پسند پر مرزا صاحب کی فریب دہی نہایت روشن ہوجاتی ہے (۳) جس روایت کو مرزا صاحب نے اپنی شہادت مین پیش کیا ہے اُسے اپنے اوپر صادق کرنیکے لئے ایسے غلط معنے بیان کئے ہین کہ کوئی ذی علم خصوصًا جسے زبان عرب سے پُوری واقفیت ہے وہ ہرگز نہ کریگا بلکہ مرزا صاحب کے معنی کو بالیقین غلط بتائیگا۔ اور صحیح معنے کے لحاظ سے وہ روایت مرزا صاحب کے لئے نشان کسی طرح نہین ہوسکتی کیونکہ اس کا ظہور اسوقت تک نہین ہوا (۴) ۱۳۱۲ھ کے گہن کو مہدی کا نشان مرزا صاحب نے بتایا ہے مگر ماہرین علم ہیئت ونجوم خوب واقف ہین کہ یہ ایک معمولی گہن تھا جو اپنے مقررہ وقت پر ہوا اس طرح کے گہن پہلے بھی بہت ہوچکے ہین اور آیندہ بھی ہونگے پھر ایک ایسی معمولی اور مقررہ بات کو عظیم الشان امر کا نشان کہنا صرف بے عقلی اور جہالت ہی نہین ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت الزام ہے کیونکہ مرزا صاحب اِس بات کو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ان گہنوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا نشان کہا ہے۔ اَب جو ماہرین نجوم اِس قول کو دیکھین گے تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم پر (نعوذ باللہ منہ) مضحکہ کرینگے (۵) اگر اس روایت کو صحیح مان لیا جائے تو بھی مذکورہ گہن مہدی کی علامت اور اس حدیث کا مصداق ہرگز

(۲) یہ کہنا کہ اس صدی مین کسی نے مجدد ہونیکا دعویٰ نہین کیا محض غلط ہے دیکھئے مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے آپ کو مُجَدِّدْ مِائَۃ حَاضِرَۃ کہتے ہین یعنے مین اس موجودہ صدی کا مجدد ہون یہ دعوے ان کا مرزا صاحب کے سامنے بھی تھا اور اب بھی ہے اور **مرزا صاحب کو کافر کہتے ہین** اور سخت مخالف ہین۔ اور بھی بعض نے دعوے کیا ہے اور بمبئی سے اشتہار جاری کیا ہے اور مکہ معظمہ پہنچکر دعوے کا اعلان کیا ہے مگر اس کی تحقیق کی ضرورت نہین ہے ایک مدعی کا نشان دینا کافی ہے۔ وہ ہندوستان مین موجود ہین۔

(۳) اے معززین اسلام ذرا نظر کو وسیع کر کے ملاحظہ کیجئے کہ مجدد وہی ہے جو دین اسلام کو معتدبہ فائدہ پہونچائے۔ اب دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اسلام کو کیا فائدہ پہنچایا اس کا ذکر ہم نے بعض رسالون مین کیا ہے جو علامتین مسیح موعود کی حدیث مین آئی ہین وہ علامتیں تو مرزا صاحب مین ہرگز پائی نہین گئین۔

مجھے ابتدائی صدی سے اس کا خیال رہا ہے اور متعدد **پادریون** سے مناظرہ تقریری اور تحریری ہوا ہے اور اُنہین کامل طور سے عاجز کیا ہے اور ایسی تدبیرین کی ہین کہ جابجا منادی کرنا پادریون نے شروع کردیا تھا وہ بند ہوگیا۔ اُسیوقت متعدد رسالے نہایت تحقیق و تہذیب سے لکھے ہین اُن مین **پیغام محمدی آئینہ اسلام دفع التلبیسات۔ ترانہ حجازی** وغیرہ کتابین چھپکر شائع ہوچکی ہین وہ سب موجود ہین آجتک کسی پادری نے جواب نہ دیا۔ مرزا صاحب نے ایک پادری سے مناظرہ کیا تھا مگر اُن کو پیشینگوئی کرنے کا ایسا شوق تھا کہ اُس مناظرہ مین **پادری آتھم کی نسبت** پیشینگوئی کردی کہ پندرہ مہینے کے اندر یہ مرجائے گا مگر مرزا صاحب کی یہ پیشینگوئی بھی جب جھوٹی ہوئی اور وہ نہ مرا تو ۷ ستمبر روز مقررہ پر پادریون نے الہ آباد سے لیکر تمام پنجاب مین بڑی خوشیان منائین گویا مرزا صاحب

اور مسیح موعود کی تو بڑی شان ہے۔

شہادت آسمانی مین صرف غلطی ہی نہین دکھائی گئی ہے بلکہ مرزا صاحب کی صریح دھوکا دہی ثابت کی گئی ہے اسلئے صحیفہ آصفیہ کی تمام باتین ھباءً منثورا ہوگئیں اور محض غلط ثابت ہوئین کیونکہ انسان کے جھوٹا اور غیر معتبر ہونے کے لئے ایک جھوٹ کا ثابت ہو جانا کافی ہے مین اُن سے خیر خواہانہ کہتا ہون کہ اگر وہ اس کا جواب دینا چاہین تو ہرگز نہین دے سکتے۔ البتہ ہدایت ہادی مطلق کے اختیار مین ہے قرآن مجید مین بہت جگہ ارشاد ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا پھر کسی انسان کی تصنیف کی کیا ہستی ہے۔

صفحہ ۷ا مین لکھتے ہین "کہ صدی کا سر بھی گذر چکا تھا۔ اور بموجب قول پیغمبر ضروری تھا کہ کوئی مجدد مبعوث ہو اور اس مبارک انسان کے سوا کسی اور شخص نے آجتک اس صدی کے لئے دعویٰ مجددیت بھی نہین کیا تھا"

یہ سب باتین خواجہ صاحب کی بے علمی اور بے خبری ثابت کرتی ہین ملاحظہ کیجیے

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا ہے کہ مجدد اپنے مجدد ہونیکا دعوے بھی کریگا البتہ وہ کام کریگا جس سے دین کو فائدہ پھونچے اور اس کی تجدید ہو یہی وجہ ہے کہ پہلے صدیون مین کسی کا دعویٰ ثابت نہین ہوتا البتہ دوسرے علمانے اُن کی حالت دیکھکر اُنہین مجدد کہا ہے غرضکہ مجدد ہونیکے لئے دعویٰ ضرور نہین ہے مدعی تو اکثر جھوٹے ہوئے ہین جیسے دوسری صدی مین **طریف** اور **صالح** گذرا ہے جس کی حالت تاریخ ابن خلدون مین لکھی ہے اور مرزا صاحب سے بہت زیادہ اسے عروج ہوا تھا اور کئی سو برس اسکے اولاد مین بادشاہت قائم رہی۔ اس سے مرزا صاحب کا وہ دعویٰ بھی غلط ہوجاتا ہے کہ کوئی مفتری کامیاب نہین ہوتا اسکی تفصیل رسالہ عبرت خیز مین ملاحظہ کیجائے۔

قیمت واپس کر دینے کے لئے لکھا تو مرزا صاحب نے بجائے روپیہ واپس کرنیکے اُن پر غصہ کا اظہار کر کے سخت کلامی کی۔

اَب حق پسند حضرات فرمائیں کہ بزرگ اور مجدد ایسے ہو سکتے ہین نہایت غور کر کے اس کا جواب دین۔ اِس مین کوئی شبہ نہین کہ مذہبی تحقیق اور عقل سلیم یہی کہیگی کہ یہ باتین ہرگز جائز نہین اور کسی بزرگ اور مجدد کی یہ شان نہین ہے کہ ایسے منہیات شرعی کا وہ علانیہ مرتکب ہو اس قسم کی بہت سی باتیں **فیصلہ آسمانی** اور **شہادت آسمانی** وغیرہ رسالون مین ثابت کی گئی ہین اور مرزائیون کی طرف سے سوائے سکوت کے کچھ جواب نہ ہوا۔ اگر خواجہ صاحب انہیں دیکھتے تو اپنے رسالہ صحیفہ آصفیہ کے شائع کرنے کی جرأت ہرگز نہ کرتے۔

(**صحیفہ کا دوسرا نمونہ**) خواجہ صاحب صفحہ ۱۸ مین لکھتے ہین "آپ کی بعثت[1] سے آپ کے وصال تک صدہا مکذب آپ کے مقابل مین اُٹھے جنہون نے آپ کی ذلت پر کمر باندھی لیکن (۱) خدائے تعالیٰ نے اُنہین ذلیل وخوار کیا (۲) جو آپ کے مقابل آیا ہلاک ہوا۔ (۳) جس رنگ مین کسی نے آپ کی ذلت کا ارادہ کیا اُسی طرح کی ذلت اُسے نصیب ہوئی"۔ **یہان خواجہ صاحب نے ہمارے ظل اللہ حیدر آباد دکن کے ڈرانے کے لئے تین دعوے** کئے ہین اور مین نہایت سچائی اور زور سے کہتا ہون کہ یہ تینون دعوے **محض غلط ہین محض غلط**۔ چونکہ ہمارے والی دکن خلد اللہ ملکہٗ غالباً اِن باتون سے ناواقف ہین اِسلئے انہین مخاطب کر کے خواجہ صاحب نے صحیفہ آصفیہ مین صریح کذب بیانی کی جرأت کی ہے حالانکہ یہ تینون باتین ایسی غلط ہین کہ ہندوستان مین ان کے غلط ہونے کا معائنہ ہو رہا ہے۔ ہمارے

[1] یعنی مرزا صاحب کی بعثت اہل علم جانتے ہیں کہ لفظ بعثت انبیا سے خاص ہے ۱۲

نے اسلام کا مضحکہ اُڑوایا۔ اس کی تفصیلی حالت **اشاعۃ السنۃ** اور **الہامات مرزا** مین لکھی گئی ہے۔ مخالفین اسلام سے مناظرہ کرنا اسلامی کام تھا مگر اس عمدہ کام کو جھوٹی پیشینگوئی کرکے مرزا صاحب نے مضحکہ بنا دیا۔ دوسرا اسلامی کام مرزا صاحب نے یہ کیا تھا کہ **براہین احمدیہ** لکھنا شروع کیا اور ایک دلیل نمونہ کے طور پر لکھکر اسے چھاپا اور اشتہار دیا کہ مین اسلام کی حقانیت پر تین سو دلیلین لکھونگا اور اُس کتاب کی قیمت کا پیشگی چندہ مانگنا شروع کیا برسون اس کا غل رہا اور بہت مُسلمانون نے اس کی قیمت پیشگی بھیجدی اِس کی قیمت بھی مختلف ہوتی رہی آخر مین غالباً پچیس روپے کر دی گئی تھی بعض واقف الحال ان کے پُرانے آشنا لکھتے ہین کہ اس ذریعے سے دس ہزار روپے مرزا صاحب کے پاس آئے **اب خواجہ صاحب بتائین کہ وہ تین سو دلیلین حقانیت اسلام پر کہاں ہیں؟** مرزا صاحب پچیس تیس برس تک زندہ رہکر لکھنے ہی کا کام کرتے رہے مگر اُنھوں نے جو وعدہ کیا تھا اور جسکا اشتہار بڑے موٹے موٹے حرفون مین دیا تھا اور جسکے لئے **دس ہزار روپے پیشگی لئے وہ کہان ہے؟** ان کی کتابون مین کہین اِن کا وجود دکھایئے۔ پھر کیا کسی بزرگ سے ایسی باتین ہوسکتی ہین؟ **کیا مسیح موعود جھوٹے اور ناجائز طریقے سے روپیہ کمانے کے لئے مُسلمانون کو دھوکا دے سکتے ہین؟** ایسا ہرگز نہین ہوسکتا۔ خوف خدا دل مین لاکر انصاف سے کہئے۔ کیا فرضی کتاب کی قیمت معین کرکے مُسلمانون سے روپیہ لینا جائز ہے؟ کیا ایسا وعدہ کرکے جس کی شہرت ساری دنیا مین مخالفین اسلام کے مقابلہ مین کی ہو اُس کا پورا نہ کرنا اور مخالفین اسلام کو مضحکہ کا موقع دینا عقلاً اور شرعاً درست ہے؟ اور جب مرزا صاحب نے یہ وعدہ پورا نہ کیا اور زمانہ گذر گیا تو جنہون نے قیمت دی تھی وہ

کیا خواجہ صاحب اس کو نہین جانتے؟ ضرور جانتے ہین پھر قصداً دھوکا دینے کو یہ لکھتے ہین کہ جو مقابل ہوا وہ ہلاک ہوا۔ ذلیل وخوار ہوا۔

(دوم) **مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری** (اللہ تعالیٰ انکی عمر مین ترقی دے) مرزا صاحب کے سخت مخالف رہے اور بہت کچھ مقابلہ کیا اور اب تک مقابلہ ان کا کر رہے ہین اور مناظرہ کے لئے تمام مرزائیون سے اعلان ہے۔ حال مین بھی بمقام لدھیانہ مرزائیون سے مناظرہ کر کے تین سو روپیہ کی ڈگری منشی قاسم علی اڈیٹر **الحق اخبار قادیان دہلی** سے نقد حاصل کی۔ مولوی صاحب نے صحیفہ آصفیہ کا جواب بھی لکھا ہے **صحیفہ محبوبیہ** اُس کا نام ہے۔ یہ وہ مقابل ہین جن سے مرزا صاحب نے تنگ آ کر آخر مین یہ فیصلہ شائع کیا تھا جو نہایت قابل دید ہے جسکے دیکھنے کے بعد مرزا صاحب کی حالت کا فیصلہ ہر ایک حق پسند کے نزدیک کامل طور سے ہوجاتا ہے مین اُس مشتہرہ فیصلہ کی نقل مُلاحظہ کے لئے پیش کرتا ہون اور اُمید رکھتا ہون کہ **مسلمانون کے سرتاج شہریار دکن** اور **اراکین سلطنت آصفیہ نظامیہ** اس کے معائنہ اور اسکے نتیجہ پر واقف ہونے کے بعد خواجہ صاحب اور اُن کے مُرشد کی حالت سے بخوبی واقف ہوجائین گے اور اُن کے صحیفہ کو ردی مین پھینکدینگے۔ اب آپ کا یہ سچا خیر خواہ منت سے کہتا ہے کہ کامل توجہ فرما کر اچھی طرح مُلاحظہ کرین اور جس جملے پر مینے خط کردیا ہے اُسے ذہن نشین کر کے اُس کے نتیجہ کو چشم عبرت سے معائنہ کر کے قدرت خدا کا نظارہ فرمائین کہ کتنا عظیم الشان دعویٰ کرنے والا مخلوق کے سامنے کس طرح ذلیل ہوتا ہے وہ قابل دید فیصلہ یہ ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

ظل اللہ اگر تھوڑی توجہ فرمایئں تو ان تینوں دعووں کے کاذب ہونے کی کامل تصدیق ہو جائے مختصر اس کا بیان ملاحظہ ہو مین مرزا صاحب کے بعض سخت مخالفین کے نام لکھتا ہوں۔

اوّل امیر عبدالرحمن خان والی کابل مرحوم (اللہ تعالیٰ اُن کی اولاد مین ریاست اور امارت کو قائم رکھے اور اُن کی عقل وہمت مین ترقی عنایت کرے آمین) کابل سے ایک مولوی حج کرنے کے لئے چلے تھے صاحبزادہ عبداللطیف اُن کا نام تھا چونکہ مرزا صاحب کی طرف سے جابجا اُن کی تعریف کرنے والے رہتے تھے اور رہتے ہین کسی سے تعریف سُنکر شامت اعمال نے اُن کو قادیان پہنچایا اور کئی مہینے رہگئے چونکہ مذہبی تحقیقات کامل نہ تھی اسلئے مرزا صاحب کے دام مین آگئے۔ اسکے بعد جب حج کو جانا چاہا تو مرزا صاحب نے کہا کہ تمہارا حج ہوگیا اب تم کابل جاکر تبلیغ کرو وہ واپس گئے۔ اور امیر صاحب کو انکی حالت معلوم ہوئی انھون نے بلاکر علما کو جمع کرکے سمجھایا مگر اُس نے نہ مانا بالآخر نہایت ذلّت کے ساتھ وہ مارا گیا۔ اِس کے بعد امیر صاحب مرحوم مرزاجی کے فکر مین رہے مگر مرزا صاحب نے اپنی ہوشیاری سے انہین ثواب سے محروم رکھا۔ اس وقت کابل کے ایک معزز مہمان میرے یہان موجود ہین وہ مفصل حالت چشم دید بیان کررہے ہین مین سب نہین لکھتا۔ مولوی عبداللطیف کابلی کا واقعہ بہت مشہور ہے مرزا صاحب نے بھی اس واقعہ کو تذکرۃ الشہادتین مین لکھا ہے۔ اسے خواجہ صاحب مدنظر رکھکر فرمائین کہ امیر کابل کس سختی سے مرزا صاحب کے مقابل آئے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ کیا خدانخواستہ انہین کسی قسم کی ذلّت پہنچی؟ ذرا اپنی زبان سے اس کا جواب عنایت کرین۔ وہ دیکھ رہے ہین کہ بفضلہ تعالیٰ اُن کی ہر طرح سے عزّت اور ملک مین ترقی ہو رہی ہے۔ برٹش گورنمنٹ مین بھی اُن کا پورا اعزاز ہے۔ پھر

تیسری دُعا مرزا صاحب کی — دوسری کا ہونا

(اس دُعا پر اور اُسکے آخر مین آمین کہنے پر خوب نظر رہے)

اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون مین جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی اُن کو نابود کر"

یہ دُعا مرزا صاحب کی قبول نہ ہوئی

مین دیکھتا ہون کہ آپ کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چورون اور ڈاکوون سے بھی بدتر جانتے ہین جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رسان ہوتا ہے۔

اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اب مین تیرے ہی **تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب مین ملتجی ہون کہ مجھ مین اور مولوی ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اُس کو صادق کی زندگی مین ہی دُنیا سے اُٹھا لے اَے میرے مالک تو ایسا ہی کر آمین"**

(یہ کیسی عاجزانہ دُعا ہے اسپر خوب نظر رہے)

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اسکے نیچے لکھدین **اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے"**

الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

یہ فیصلہ مرزا صاحب کے خاص اخبار الحکم کے جلد ۱۱ نمبر ۱۳ مین ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب کے مرنے سے ۱۳ ماہ پہلے چھپا ہے

چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

(۱) حضرات اسپر نظر کیجئے کہ مرزا صاحب کے اس کلام سے مولوی ثناء اللہ صاحب کا سخت مخالف ہونا کسقدر روشن ہو رہا ہے یہان تک کہ مرزا صاحب اُنکی مخالفت

رزا صاحب کی عبارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب - مدّت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث مین میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے - آپ اپنے پرچہ مین میری نسبت شہرت دیتے ہین کہ یہ شخص **مفتری** اور **کذّاب** اور **دجّال** ہے - مین نے آپ سے بہت دُکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا (یعنی اب صبر نہین ہوسکتا)

(۱) اگر مین ایسا ہی کذّاب اور مفتری ہون جیسا کہ آپ اپنے پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو **مین آپ کی زندگی مین ہی ہلاک ہوجاؤن گا** -

(مرزا صاحب نے اپنے مفتری ہونے کی یہ پہلی معیار بتائی)

(۲) اور اگر مین کذّاب و مفتری نہین ہون اور مسیح موعود ہون تو مین خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہین بچینگے

(یہ اپنے صادق ہونیکی معیار مرزا صاحب نے بتائی ہی یاد رہے)

(۳) پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھون سے نہین بلکہ محض خدا کے ہاتھون سے ہے جیسے **طاعون** - **ہیضہ** وغیرہ مُہلک بیماریان آپ پر میری زندگی مین وارد نہ ہوئین تو مین خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہین -

(یہ دوسری معیار مرزا صاحب نے اپنے مفتری ہونے کی بتائی)

اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور مین تیری نظر مین **مفسد اور کذّاب ہون تو اے میرے پیارے مالک مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اُن کو اور اُن کی جماعت کو خوش کر دے آمین** - (مرزا صاحب کی یہ دعا قبول ہوئی)

مرزا صاحب کی آخری دعا

اور اپنے مریدوں پر اس فیصلہ کا داغ ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے۔
آپ دسمبر ۱۹۱۵ء ہے مگر بحمد اللہ تعالیٰ مولوی ثناء اللہ صاحب نہایت خیر وخوبی سے زندہ ہیں امرتسر میں جاکر یا انہیں بلا کر جس کا دل چاہے دیکھ لے اور مرزا صاحب کے علاوہ خواجہ صاحب کا کذب بھی معائنہ کرلے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب باوجود سخت مخالف ہونے کے خوبی اور عافیت کے ساتھ موجود ہیں اور مرزا صاحب ہی اُن کے روبرو **ہلاک ہو گئے**۔
(۳) **خواجہ صاحب اب ذرا سنبھل کر اس کا جواب دیں کہ اس** فیصلہ کے بعد ذلیل وخوار اور ہلاک کون ہوا؟ مرزا صاحب اور اُن کے مریدین یا اُن کے مکذب اور مخالفین **مرزا صاحب ہلاک ہوئے یا اُنکا سخت مخالف؟** اُن کے مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب کو تو آپنے مرزا صاحب کی ہلاکت کے بعد اکثر دیکھا ہوگا اب فرمایئے کہ آپ نے کس کے ہلاک ہونے کا معائنہ کیا؟ یہ بھی بتایئے کہ مرزا صاحب نے جس رنگ کی ذلت اپنے مقابل مولوی ثناء اللہ صاحب کو دینا چاہتے تھے اُسی رنگ کی ذلت اور ہلاکت مرزا صاحب کو نصیب ہوئی یا کوئی کسر باقی رہ گئی؟ اِس بیان سے خواجہ صاحب اور ان کے مسیح موعود مُرشد کی حالت بخوبی ظاہر ہوگئی مگر چونکہ مرزا صاحب کی دُعا کا ذکر آگیا ہے اسلئے کچھ اور بھی بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ **مرزا صاحب کو تقرب الٰہی کا اسقدر دعوے ہے جسکی انتہا نہیں** مثلاً کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا بیٹا کہا ہے یعنی بمنزلہ بیٹے کے قرار دیا ہے۔ یہ بھی ان کا دعوےٰ ہے کہ میرا دعوے ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے **تین لاکھ**[۱] **سے زیادہ معجزے** مجھ سے ظاہر کرائے۔ یہ وہ دعوے ہے کہ کسی نبی نے نہیں کیا۔

---

[۱] اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ملاحظہ کیا جائے ۱۲

سے گویا عاجز ہو رہے ہین۔ مرزا صاحب کے اس فیصلہ نے عقلاً اور شرعاً تحقیقاً اور الزاماً ہر طرح مرزا صاحب کی حالت کا سچا فیصلہ کر دیا۔ اللہ تعالے چشم بینا عنایت فرمائے اور دل مین طلب حق کی روشنی دے۔

(۲) اس فیصلہ مین پہلی دو معیارین مرزا صاحب نے اپنے کاذب ہونے کی اور ایک معیار اپنے صادق ہونے کی لکھی ہے۔ مین نے ہر ایک معیار کے نیچے لکھدیا ہے۔ جو دو معیارین مرزا صاحب نے اپنے کاذب ہونے کی بیان کی تھین وہ اُن مین پائی گئین اور جو معیار صادق ہونے کی بیان کی تھی وہ نہین پائی گئی اسلئے تینون معیارون کے بموجب مرزا صاحب کاذب قرار پائے۔ اسیطرح مرزا صاحب نے اربعین نمبر ۳ صفحہ ۹ مین مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسمٰعیل علیگڈہی کی نسبت فیصلہ کیا ہے اُس سے بھی مرزا صاحب اپنے اقرار سے کاذب ثابت ہوتے ہین۔ مذکورہ تین معیارون کے بعد مرزا صاحب نے تین دعائین کی ہین۔

اور تیسری عاجزانہ دعا تو نہایت ہی قابل لحاظ ہے جس سے واقعی طور پر سچا فیصلہ یقینی نظر آتا ہے۔

اب کسی کے خیال مین یہ نہین آسکتا کہ اگر خدا کا وہ برگزیدہ بندہ جسکا مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھکر ہو اور جسے یہ دعوے ہو کہ امت محمدیہ مین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے لیکر تیرہ سو برس مین کوئی میرے مثل نہین ہوا نبی کے نام پانے کا مین ہی مستحق ہون اُس کی ایسی عاجزانہ دعا اُسکی آرزو کے موافق قبول نہ ہو۔ مگر باینہمہ ایسا نہ ہوا۔ بلکہ اپنے دونون مقرر کردہ معیار کے بموجب اور اپنی عاجزانہ دعا کے مطابق کذاب اور مفتری ثابت ہوئے کیونکہ تاریخ دُعا سے ۱۴ ماہ کے اندر بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مین مرزا صاحب **نہایت حسرت سے داخل عالم برزخ ہوئے**

نہایت عاجزی سے دُعا کی اور تمام مخلوق کے روبرو اپنے **صدق** اور **کذب** کو اسپر منحصر کر دیا مگر پھر بھی ان کے موافق قبول نہ ہوئی بلکہ ان کے سخت مخالف کو اللہ تعالیٰ نے ایسا عمدہ نتیجہ اس دعا کا دکھایا کہ دنیا کے روبرو خواجہ صاحب کے مرشد (جنہیں وہ مسیح موعود کہتے ہین) کذاب اور مفتری ٹھیرے۔ اَب خواجہ صاحب یا مرزا محمود انصاف سے فرمائین کہ ایسے شخص خدا کے مقبول اور اُس کی طرف سے مبعوث ہو سکتے ہین جو خدا کے روبرو ایسی عاجزی کے بعد اپنے اقرار سے کذّاب اور مفتری ٹھیرے۔ مین نہایت سچائی اور خیرخواہی سے کہتا ہون کہ ایسے شخص مقبولانِ خدا کی فہرست مین ہرگز مندرج نہین ہو سکتے

دوسری مثال۔ اَب اُمّت محمّدیہ کے بعض مقبولان خدا کی دُعا کا نمونہ بھی مُلاحظہ کیجئے **حضرت عمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک عہد مین مصر فتح ہوا وہان **دریائے نیل** بہتا تھا قدرت خدا تھی کہ کبھی کبھی اس کا پانی رُک جاتا تھا اور بہتا نہ تھا اس سے بہت نقصان ہوتا تھا اَیّام کفر مین وہان یہ معمول تھا کہ جب وہ دریا رُک جاتا تھا تو اُسکے جاری کرنے کے لئے ایک وقت خاص پر ایک ناکتخدا لڑکی جو اپنے والدین کی اکلوتی ہوتی تھی اُسے عُمدہ لباس اور زیور سے آراستہ کر کے دریا مین ڈالدیتے تھے پانی جاری ہو جاتا تھا جب مصر فتح ہوا **عمرو بن العاص**رضؓ وہان کے حاکم تھے حسب معمول اپنے وقت پر دریائے نیل بند ہو گیا وہان کے لوگون نے آکر شکایت کی اور وہان کا دستور بیان کیا حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ اسلام تو ایسی بدرسمون کے مٹانے کے لئے آیا ہے وہ اس کو کسی طرح جائز نہین رکھ سکتا اسپر کچھ روز تو مُسلمان خاموش رہے مگر اُنہین جب بہت اندیشہ ہوا تو سب نے مصر کے چھوڑنے کا ارادہ کیا حضرت

اِس سے ظاہر ہوا کہ مرزا صاحب کو تمام انبیاء پر فضیلت[ل] کا دعوے ہی مگر الحمد للہ اُنکے تمام دعووں کی حالت بیان سابق سے اہل حق پر روشن ہوگئی۔ البتہ مجھے بعض مقربان خدا کی دُعا کا اثر دکھا کر مرزا صاحب کی حالت کو زیادہ روشن کرکے دکھانا منظور ہے تاکہ معززین دکن معلوم کریں کہ خواجہ صاحب کے مُرشد مقربان الٰہی کے درجہ کو ہرگز نہین پھونچے تھے یہ ان کے دعوے محض غلط ہین۔

نہایت لائق دید

مین یہان بعض مقبولان خدا کی دعا کی تین مثالین دکھاتا ہون اُنہین غور سے مُلاحظہ کیجئے تاکہ آپ کو معلوم ہوجائے کہ مقربانِ الٰہی ایسے ہوتے ہین اور اُنکی دُعا کا یہ اثر ہوتا ہے۔

پہلی مثال حضرت نوح علیہ السلام جب اپنے منکرین اور مخالفین کے ایمان لانے سے مایوس ہوگئے تو تنگ آکر سیدھے سادے الفاظ مین اِس طرح دعا کی رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ "اَے پروردگار تو کسی منکر کو دنیا مین آباد نہ چھوڑ سب کو تباہ کردے"

حضرت نوح کی اِس معمولی دُعا نے تمام مخالفوں کو طوفان سے تہ و بالا کردیا اور اُن کا نشان تک باقی نہ رہا۔ اے حضرات مقبولانِ خدا کی دعا اپنے مخالفون کے مقابلہ مین یہ اثر دکھاتی ہے اس کو پیش نظر رکھکر مرزا صاحب کی دعا کو پھر مُلاحظہ کیجئے کہ کس عاجزی اور منت سے اپنے ایک مخالف کے مقابلہ مین

ل مرزا صاحب نے تحفہ گولڑویہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزے بیان کئے ہین اور اپنے تین لاکھ سے زیادہ اور ظاہر ہی کہ معجزات کا ظہور پیغمبر کی تائید مین اللہ کیطرف سے ہوتا ہی اب جسقدر معجزات زیادہ ہونگے اُسیقدر اُس کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معلوم ہوگا۔ اسلئے مرزا صاحب کی اِس بیان سے ثابت ہوا کہ اُنہین دعوٰی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حصے مین افضل ہوں مگر عوام کو بہکانیکے لئے کہین کہدیا کہ مین ظلی ہوں احمد کا غلام ہوں۔ کیا خواجہ صاحب ان فریب آمیز باتون سے واقف نہین ہین ۱۲

اسلام اُنھیں معلوم کرکے اسلام پر مضحکہ کرتے ہیں ۔ مولوی صاحب ممدوح کے مثل مرزا صاحب کے ایک اور سخت مخالف ہیں یعنی

(۳) **ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پنجاب** صاحب تصانیف ہیں جو بیس برس تک مرزا صاحب کے جان نثار مرید رہے پھر واقعی حالت معلوم کرکے اُن سے علیحدہ ہوگئے اور نہایت سخت مخالف ہوئے اور متعدد رسالے مرزا صاحب کے رد میں لکھے ۔ (۱) **اعلان الحق** (۲) **مسیح الدجال** (۳) **الذکر الحکیم** ۔ نمبر ۴ و ۶ یہ سب رسالے لائق ملاحظہ ہیں ۔

ڈاکٹر صاحب نے بھی بہت سی پیشینگوئیاں کی ہیں اور مرزا صاحب کی پیشینگوئیوں سے مقابلہ کیا ہے **ایک پیشینگوئی یہ ہے** کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتلادیا کہ مرزا مسرف ہے ۔ کذّاب ہے اور عیار ہے **صادق کے سامنے شریر فنا ہوجائے گا** ۔ اس کی میعاد تین سال کی بتلائی گئی " یعنے میرے سامنے مرزا تین برس کے اندر ہلاک ہوجائے گا "

یہ تو ڈاکٹر صاحب کی پیشینگوئی تھی جو بالکل سچ اُتری ۔ اس کے بعد مرزا صاحب لکھتے ہیں ۔ اس کے مقابل پر وہ پیشینگوئی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی ہے اُسکے الفاظ یہ ہیں " خدا کے مقبولون میں (۱) قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور (۲) اُن کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں (۳) وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ۔ (۴) اُن پر کوئی غالب نہیں آسکتا (۵) فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تونے وقت کو نہ پہچانا نہ جانا (۶) رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَکَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ ۔ اے میرے رب تو صادق اور کاذب کے درمیان فرق کرکے دکھلا ۔ تو ہر مصلح اور صادق کو دیکھتا ہے "

عمروبن العاصؓ نے اِس واقعہ کی خبر حضرت عمر فاروقؓ کو دی حضرت عمر فاروقؓ نے عمروبن العاص کو خط لکھا اور اُس میں ایک پرچہ دریائے نیل کو لکھکر رکھدیا اُس پرچہ میں لکھا تھا کہ اے نیل اگر تو اپنے اختیار سے بہتا ہے تو نہ بہہ رُکا رہ اور اگر خدائے تعالیٰ کے اختیار مین ہی تو مین خدا سے دُعا کرتا ہون کہ وہ تجھے جاری کردے"

حضرت ابن العاص نے یہ پرچہ نیل مین ڈالدیا اُس پرچہ کے چھوڑتے ہی دریائے نیل جاری ہوگیا اور پھر کبھی بند نہ ہوا اِس وقت تک حضرت عمرؓ کی دُعا کا اثر لوگ دیکھ رہے ہین (تاریخ الخلفا صہ۸۷ مُلاحظہ ہو)

تیسری مثال امام بخاریؒ نے حضرت سعد بن وقاصؓ کی دُعا کی حالت صحیح بخاری مین لکھی ہے اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ اُسامہ نے حضرت سعد کی جھوٹی شکایت کی حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا سے میری تین دُعائین ہین اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اے خدا (۱) اسکی عمر دراز کر (۲) اس کو فقیر اور محتاج رکھ (۳) اسکو فتنہ مین مُبتلا کر۔ اِس دُعا کے بعد اُسامہ کی یہ حالت ہوئی کہ بڑھاپے سے اسکی بھوین آنکھون پر آپڑی تھین اور راستون مین فاحشہ جوان لڑکیون کے ہاتھ پاؤن دباتا پھرتا تھا۔ جب کوئی کہتا کہ یہ تیری کیا حالت ہی تو کہدیتا تھا کہ حضرت سعد کی دُعا کا اثر ہے"

دیکھا جائے کہ حضرت سعد کوئی مبعوث من اللہ اور مجدد نہ تھے مگر اُن پر معمولی غلط الزام لگانے پر اُن کی بددُعا کا یہ اثر ہوا۔ اور مرزا صاحب ایسے تقرب الٰہی کے مدعی اور اُن کا ایسا سخت مخالف اُس کے لئے مرزا صاحب نے نہایت عاجزی سے بددُعا کی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ اِن مقبولانِ خدا کے حالات دیکھکر ایمان تازہ کیا جائے اور مرزا صاحب کے حالات تو ایسے ہین کہ مخالفین

جب کوئی اہل کمال متوجہ ہوگیا مرزا صاحب اُس سے بھاگے۔ پیر مہر علیشاہ صاحب سے مناظرہ ٹھہرا۔ مگر مقابلہ پر نہ آئے۔ دہلی مین مولوی محمد بشیر صاحب سے مناظرہ شروع کیا مگر درمیان میں چھوڑ کر بھاگے اُن کے مریدین کا بھی یہی حال ہے۔ اب کوئی سامنے نہین آتا پہلے بہت کچھ غل مچاتے تھے۔ یہ مرزا صاحب کے مغلوب ہونے کی پوری نشانی ہے۔ غرضکہ مرزا صاحب نے جو نشانیان خدا کے مقبول بندوں کی بیان کی تھین اُن مین سے ایک بھی اُن مین نہین پائی گئی پھر انھین مُجدِّد اور مسیح ماننا کسقدر ناسمجھی اور ناعاقبت اندیشی ہے۔

پانچوین حملے مین عبدالحکیم خان صاحب کے اوپر تلوارون کا کھینچا جانا لکھتے ہیں اور یہ خدا کا قول بتاتے ہین۔

حقیقۃ الوحی کے صد۹ کے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ خدا فرماتا ہی کہ کیون آگے پڑھتا ہے کیا تو فرشتون کی تلوارین نہین دیکھتا۔ مگر اس کہنے کے بعد تو مرزا صاحب ہی ہلاک ہوگئے ڈاکٹر صاحب تو بفضلہ تعالیٰ اب تک بخیر خوبی موجود ہین۔ اس سے ظاہر ہوگیا کہ اگر فرشتون کی تلوارین کھنچی ہوئی تھین تو مرزا صاحب کے لئے تھین نہ ڈاکٹر صاحب پر۔ اب خواجہ صاحب کہین کہ آپ کے مُرشد جو اللہ تعالیٰ کا یہ مقولہ بیان کرتے ہین کہ عبدالحکیم کے روبرو فرشتون کی تلوارین کھنچی ہوئی ہین یہ خدا پر صریح افترا ثابت ہوا یا نہین۔ اگر ڈاکٹر صاحب پر تلوارین کھنچی ہوتین تو وہ ضرور مرزا صاحب کے روبرو مرتے۔ اُن کی دُعا کا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ بھی ظاہر ہوگیا۔ الحاصل اب اسپر نظر کرنا چاہیے کہ اس پیشینگوئی کے بعد دونون مین سے پہلے کون شخص نابود ہوا مرزا صاحب یا ڈاکٹر صاحب یہ تو دُنیا دیکھ رہی ہے کہ مرزا صاحب کو نابود ہوئے برسین گذر چکین اور ڈاکٹر صاحب نہایت خیر خوبی سے بیٹھے ہوئے تصانیف کر رہے ہین۔ خواجہ صاحب بھی

یہ مضمون ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۶ء مُطابق ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ کو مرزا صاحب نے مُشتہر کیا تھا اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۶-۹۸ مین بھی ہے۔ صفحہ ۹۷ کے حاشیہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشینگوئی عبدالحکیم خان کی نسبت ہی۔ اِس عبارت مین خدا کے مقبول بندون کی تین علامتین بیان کی ہین اور پانچوین جُملے مین عبدالحکیم خان کو ڈرایا ہے اور چھٹے جُملے مین دُعا ہے اَب طالبین حق دیکھین کہ خدا کے مقبول بندون کی جو تین علامتین بیان کی ہین اُن مین سے کوئی علامت مرزا صاحب مین نہین پائی گئی۔ کوئی بادشاہ اور صاحب جبروت اُن کا معتقد نہین ہوا۔ ہندوستان مین ایک بادشاہ نظام دکن صاحب جبروت ہین (خلد اللہ عظمتہ) اُن کے پاس صحیفہ اور رسالے بھیجے اُنھون نے توجّہ بھی نہ کی خواجہ کمال الدین صاحب سعی و سفارش کے ساتھ بہت اُمیدین لیکر حیدرآباد پہونچے بہ مشکل وہانتک رسائی ہوئی اور اُن کا لکچر قرار پایا مگر شاہ دکن نے اُن کے کلام پر کیسی گرفت کی اور متنفر ہوکر اُٹھ گئے۔ نواب رام پور نے مناظرہ کرایا اور مرزا صاحب سے متنفر ہوئے خصوصًا مرزا صاحب کے اِس شعر پر ؎

کربلا ایست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

اِس مین شبہ نہیں کہ اِس شعر مین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ایسی بے ادبی کی ہے کہ مسلمان کو خصوصًا عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے سُنکر تحمل کرنا دشوار ہے۔ ان کے سوا کسی اور صاحب جبروت تک نہ مرزا صاحب کی رسائی ہوئی نہ اُن کے کسی مرید کی۔ تیسری اور چوتھی علامت کا نہ پایا جانا بھی ظاہر ہے۔ سلامتی کے شہزادہ ہونے کی یہ حالت ہی کہ اپنے سخت مخالفون کے روبرو باوجود علانیہ دعا کرنے کے سلامت نہ رہے اور اُن کے روبرو ہلاک ہو گئے اِس لئے مغلوب بھی ہوئے۔ اور مناظرہ اور مباہلہ کا بہت کچھ غل مچایا مگر

بھی ملاحظہ ہون - مرزا صاحب کے سخت مخالف ایک

(۳) **مولوی عبدالحق صاحب غزنوی** وامرت سری بھی ہین ان کی متعدد تحریرین مرزا صاحب کی تکذیب مین چھپی ہوئی موجود ہین یہ وہ بزرگ ہین جن سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے اورضمیمہ انجام آتھم مین بہت سخت الفاظ سے انھین بار بار یاد کیا ہے اور اپنا غیظ وغضب بہت کچھہ دکھایا ہے - اِس مباہلے اور غیظ وغضب کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب کے سامنے مرزا صاحب کو ہلاک ہوئے کئی برس ہوگئے اور مولوی صاحب بفضلہ تعالیٰ بخیر وخوبی ابتک موجود ہین -

(۴) **مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی** یہ ابتدا زمانہ مین مرزا صاحب کے دوست تھے اور اُن کی شہرت کے زیادہ تر یہی باعث ہوئے ہین مگر جب مرزا صاحب کے دعوے حد سے زیادہ ہونے لگے اُسوقت اسلامی حمیت سے یہ مخالف ہوگئے اور مرزا صاحب کے **کفر پر فتوے تمام دنیا سی آپ ہی نے لکھوایا** اور جس رسالہ اشاعت السنۃ مین مرزا صاحب کی اور اُنکی براہین کی بہت کچھہ تعریف کی تھی اُسمیں اُن کے غلط دعوٗون کا برسون اظہار کرتے رہے اور بہت کچھہ الزامات دیے مگر انہین تو مخالفت کے بعد زمینداری مل گئی سرکار انگلشیہ نے ان کی عزت کی اور ابتک بخیر وخوبی زندہ ہین اور مرزا صاحب کو مرے ہوئے سات برس سے زیادہ ہوئے اُنکے بڑے خلیفہ بھی مر گئے -

(۵) **مولوی سید مہر علیشاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ مُلک پنجاب** - یہ بھی سخت مخالف اور مقابل مرزا صاحب کے رہے - پنجاب مین انکے ماننے والے بہت ہین اور کثرت سے وہاں کے مُسلمان ان کے مُرید ہین مرزا صاحب کے دعوٗون کی رد مین آپ نے دو کتابیں لکھی ہین (۱) **سیف چشتیائی** (۲) **شمس الہدایۃ** مرزا صاحب نے آپ سے مناظرہ کرنیکا

اسے خوب جانتے ہون گے اب وہ فرماتے ہین کہ ڈاکٹر صاحب سے زیادہ مرزا صاحب کی توہین اور مقابلہ کس نے کیا ؟ اس کے بعد وہ بتاتے ہین کہ اسقدر سخت توہین اور مخالفت کا اثر ڈاکٹر صاحب پر کیا ہوا ؟ کیا اُن کو زندہ اور عمدہ حالت مین دیکھکر بھی آپ کی دلی صداقت یہی کہے جائے گی کہ جنہون نے مرزا صاحب کی توہین پر کمر باندھی خدا تعالیٰ نے اُنھین ذلیل وخوار کیا اور مرزا صاحب کے سامنے وہ ہلاک ہوئے - کیا صداقت کے مبلغ ایسے ہی ہوا کرتے ہین - تبلیغ کا دعویٰ کرکے ایسی صریح دروغ بیانیاں کسی راست باز سے ہوسکتی ہین ؟ ہرگز نہین ہرگز نہین - اسے تو دنیا دیکھ رہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب زندہ موجود ہین اگر کسی کو شک ہو تو پنجاب جاکر دیکھ لے - نہایت تعجب ہے کہ اسلام جیسا پاک اور سچا مذہب جس مین جھوٹ سب سے بدتر گناہ سمجھا گیا ہے جسکی نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان جھوٹ نہین بولتا - خواجہ صاحب جنکی طرف سے تبلیغ کر رہے ہین اُنہیں نبوت کا دعویٰ ہے اور بہت باتین صحیفہ آصفیہ مین اُن کی نسبت ایسی بیان کی ہین کہ وہ نبی اور رسول ہی کی شان ہوسکتی ہی دوسرون کی نہین ہوسکتی - غرضکہ **خواجہ صاحب** ایک نبی کے صحابی ہین -

اور مرزا صاحب کے قول کے بموجب انھین یہ بھی دعوےٰ ہوگا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین داخل ہین اگرچہ وہ زبان سے نہ کہین) اور اسلام کے سچے خیرخواہ بننا چاہتے ہین اور اشاعت اسلام کرنے کے مدعی ہین - باایہمہ اپنے مرشد کی تعریف مین ایسا صریح کذب اپنے رسالہ مین لکھکر بڑے فخر سے شائع کر رہے ہین اور اپنے مرشد کی جلالت دکھا رہے ہین - کیا اُنہون نے سب کو ناواقف اور بیوقوف سمجھ لیا ہی ؟ ایسا نہین ہوسکتا - ایسی عظیم الشان اسلامی ریاست مین - اس دروغگوئی کے ثبوت ہین اور مثالین

کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مجدد الوقت امام کو (یعنے مرزا کو ۱۲) مبعوث فرمایا جس نے سالہا سال کی محنت شاقہ سے ایک جماعت کو قرآن پر عمل کے لئے قائم کیا ؛؛

اَب معززین حضرات اِس قول کی صداقت کا اندازہ کرلین اور ملاحظہ کرین کہ حکیم نورالدین صاحب اور خواجہ صاحب اِس جماعت کے سر دفتر اور اوّل درجہ کے عمل کرنے والے ہین مگر اُنہون نے ایسا صریح جھوٹا دعوےٰ مشتہر کیا جس کا کذب اسوقت تک معائنہ اور مشاہدہ ہو رہا ہے اب خواجہ صاحب سے دریافت کیا جائے کہ قرآن مجید پر عمل کرنے والے ایسے ہی ہوتے ہین۔ ایسی ہی جماعت مرزا صاحب نے قائم کی ہے افسوس صد افسوس۔

مولانا! اَب فرمایئے اور ہمارے **شاہ دکن زادہم اللہ عزاً ومنزلۃً** سے بھی استمزاج لیجئے کہ جسقدر لکھا گیا ہے وہ خواجہ صاحب اور اُن کے مرشد کی حالت معلوم کرنے کے لئے کافی ہے یا نہین ؟ میرے خیال مین تو نہایت کافی ہے۔ اور اگر آپ یا ہمارے فرمانروائے دکن یا اور معززین اِس سے زیادہ کے خواہشمند ہون تو یہ فقیر اسلامی خدمت اور مسلمانون کی خیرخواہی کے لئے حاضر ہے۔

اسمین کسی واقفکار ذی علم کو کسی طرحکا تردد نہین ہوسکتا کہ صحیفہ آصفیہ مین جسقدر دعوے کئے گئے ہین اور مرزا صاحب کی تعریف کی گئی ہے وہ بالکل غلط اور محض جھوٹ ہی۔

ہر ہر بحث مین ایک مستقل رسالہ لکھا جا سکتا ہے اور اُن کی غلطی اور کذب بیانی اسی طرح ظاہر ہوسکتی ہے جس طرح دوسرے نمونہ مین دکھائی گئی۔ کیا خوب ہو کہ جن اہل علمون کے نام مین نے لکھے ہین اُن مین سے کسی کو ہمارے شاہ دکن خلّد اللہ مُلکَہٗ بلاکر خواجہ صاحب کے کذب کا معائنہ فرمالین۔ اور

بہت غل مچایا تھا اور شاہ صاحب کے پاس خطوط اور اشتہار چھپوا کر بھیجے۔ شاہ صاحب آمادہ ہو گئے۔ اور تاریخ ۵ ماہ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو لاہور مین مناظرہ قرار پایا۔ اور پیر صاحب ممدوح ۲۴ تاریخ کو سیالکوٹ سے لاہور پہنچ گئے مگر مرزا صاحب نہ آئے بہت کوشش کی گئی۔ کئی روز تک علما اور معززین رؤسائے اطراف کا بڑا مجمع رہا اور ان کے مریدون نے بھی تار پر تار دئے مگر مرزا صاحب ایسے دم بخود ہو گئے۔ کہ صدائے برنخواست کا مضمون ہوا۔ اسکی مفصل[1] کیفیت لائق دید ہے جس سے مرزا صاحب کی حالت اور بہت سے اُن کے مخالفین فائزین کے نام معلوم ہو سکتے ہین اور خواجہ صاحب کی اس صریح کذب بیانی پر خوب روشنی پڑ سکتی ہے۔ بطور نمونہ پانچ اہل علمون کے نام مین نے بیان کئے ہین یہہ پانچون حضرات جن کا نام مین نے لکھا ہے مرزا صاحب کے سخت مخالف رہے اور ابتک مخالف ہین اور ایسے مخالف رہے کہ ان سے بڑھکر کوئی مخالف نہین ہوا۔ اگر ہوگا تو اتنا ہی ہوگا۔ مگر خدا کے فضل سے ہر ایک بخیر خوبی اب تک موجود ہے اور مرزا صاحب ہی ان کے روبرو ہلاک اور نابود ہو گئے۔

اب خواجہ صاحب کی اس صحت بیانی پر نظر کیجائے جو صد۱۸ مین نہایت عموم کے ساتھ لکھتے ہین۔

کہ جو آپ (یعنے مرزا کے ۱۲) کے مقابل آیا ہلاک ہوا۔ کیسا صریح اور علانیہ جھوٹ ہی۔ اسکے مطالعہ کے بعد مرزا صاحب کے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب کا وہ قول مُلاحظہ کیا جائے جو صحیفہ آصفیہ کے اوّل اپنے خط کے صد۲ مین لکھتے ہین

[1] یہ کیفیت دوسری مرتبہ عمدۃ المطابع لکھنؤ مین رسالہ کی صورت میں النجم کے ہمراہ ماہ رمضان سنہ ۱۳۲۳ھ میں چھپی ہے حق نما اس کا نام ہے اسمین بہت مخالفین کے نام مین جو کامیاب ہوئے اور مرزا صاحب انکے روبرو ہلاک ہوئے ۱۲

ہندوستان میں بلائیں آنیکی وجہ

مولانا! ایک ضروری بات کہنی رہ گئی اُسے بغور ملاحظہ کیجئے۔ خواجہ صاحب نے اس زمانہ کی نیرنگی دکھاکر مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہا ہے کہ مرزا صاحب کے وجود کے وقت سے اور بالخصوص اُن کے دعوؤں کے زمانے سے دنیا پر خصوصًا ہندوستان پر اقسام اقسام کی آفتیں آئیں اور آرہی ہیں کسی وقت امن نہیں ملتا۔ کبھی طاعون ہے۔ کبھی ملیریا ہے کسی وقت ہیضہ کی شدت ہے کہیں زلزلہ ہے طوفان ہے قحط ہے (یہ سب مرزا صاحب کے قدم کی برکت ہے) مرزا صاحب جسطرح اور کمالات میں بے نظیر ہیں اسیطرح دنیا پر بلائیں اور مصیبتیں لانے میں بے مثل ہیں اس تیرہ سو برس میں کسی مجدد کے وقت یہ مصیبتیں نہیں آئیں۔ اب وہ فرماتے ہیں کہ یہ سب بلائیں مرزا صاحب کے نہ ماننے کی وجہ سے آرہی ہیں خصوصًا حیدرآباد کے طوفان کا ذکر ہمارے شہر یار دکن اور معززین حیدرآباد کے ڈرانے اور دھمکانے اور مرزا صاحب کی طرف متوجہ کرنے کا ایک ذریعہ اُنھیں ہاتھ آیا ہے۔

اِس کی حقیقت کھولنے کے لئے تو تفصیلی طور سے تاریخی واقعات بیان کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے دکھانے کی کہ دنیا کے دانشمندوں نے اپنے اپنے خیال کے بموجب تغیرات عالم کے اسباب بیان کئے ہیں مگر اس میں طول ہو جائے گا۔ کیونکہ اسمیں دکھایا جائے گا کہ صحابہ کرام کے وقت

کامل طور سے ان کی حالت سے واقف ہو جائین - اور یہ تو ظاہر ہے کہ جس شاہد یا مبلغ کا دروغ ایسے بیّن طریقہ سے ثابت کر دیا جائے تو نہ دنیاوی سرکارمین اُس کا کوئی قول لائق اعتبار رہ سکتا ہے نہ دینی سرکارمین -

اَب ہمین اُمید نہین کہ کوئی فہمیدہ تعلیم یافتہ ہم سے ناخوش ہون کیونکہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے اُس کا گویا معائنہ کرا دیا ہے - اب اگر کوئی متوجہ نہ ہو تو اُسے اختیار رہے با ایہمہ اگر بعض تعلیم یافتہ ہم سے ناخوش ہون تو مجبوری ہے مگر یہ سمجھہ لین کہ ڈاکٹر اور طبیب مرض کو تشخیص کر کے دوا دیتا ہے اَب اگر مریض گویا اُسکے نادان ہوا خواہون کو دوا ناپسند ہوا ور ڈاکٹر کو نا ملائم کلمات کہے اور اُس کی نہ سُنے اور اُسکے کہنے پر عمل نہ کرے تو وہ جلد ہلاک ہو گا -

اگر خواجہ صاحب کے مرشد کی حالت اور زیادہ معلوم کرنا ہو تو **دوسری شہادت آسمانی** اور **فیصلہ آسمانی** درباب مسیح قادیانی ہر ۳ حصّہ ضرور مُلاحظہ فرمائین ٭ ع

بر رسولان بلاغ باشد و بس



قادیانی رسول کے تخت گاہ مین نزول اجلال فرما کر ایک مہینے کے اندر بہتونکو فنا کر دیا۔ اوسوقت مرزا صاحب کی فریب آمیز[1] باتین بنانی قابل دیدہین جب یہ آسمانی آفتین سب مین مشترک ہین تو یہ ہرگز نہین کہہ سکتے کہ یہ آفتین اون کے نہ ماننے کیوجہ سے ہین اگر ایسا ہوتا تو وہ قادر مطلق اُنہین ضرور بچاتا جو مرزا صاحب کو مان چکے تھے۔ جس طرح طوفان نوح کے وقت مین منکرین ڈوبے اور جسقدر ایمان لائے تھے وہ سب محفوظ رہے۔ کیونکہ اگر وہ آفت کسی عالی شان بزرگ کے نہ ماننے کی سزا ہے توجو اوس جرم سے محفوظ ہین اُن پر وہ سزا نہین ہوسکتی۔ اس کے علاوہ منکرین کے سامنے ماننے والون کی ایسی عزت کرنا ہدایت کا نہایت عمدہ طریقہ ہے اگر لوگ پے درپے اس حالت کو دیکھتے[2] تو ہزاروں کیا لاکھوں ان کے ماننے پر ٹوٹ پڑتے مگر ایسا نہین ہوا جس سے ثابت ہوا کہ اُن کا ماننا دنیا مین بھی نافع نہ ہوا۔ اور یہ بلائین اُن کے نہ ماننے کی وجہ سے نہین ہین۔

ہندوستان میں بلائیں آنے کی اصلی وجہ۔

اسلیئے اب یہ فقیر کہتا ہے کہ بلاؤن کا آنا اس وجہ سے ہوا اور ہورہا ہے کہ

[1] کشتی نوح کا صفحہ ۲ وہ و ۱۰ دیکھا جائے صفحہ ۲ مین اُس پیشینگوئی کو مقید کرتے ہین اور لکھتے ہین مگر ایسے لوگ جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا اونکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم مین ہو اُنپر طاعون وارد ہوسکتا ہے "

یہ دونون باتین قابل لحاظ ہین اگر طاعون مین تمام قادیان تباہ ہوجائے تب بھی مرزا صاحب پر کوئی الزام نہین آسکتا۔ کیونکہ خدا کے علم مین مخفی وجہ توایسی عام ہے کہ پیشینگوئی کرنے والا کسی طرح جھوٹا نہین ہوسکتا اس طرح کی پیشینگوئی ہر شخص کرسکتا ہے مگر یہ خواجہ صاحب کے مُرشد ہی کی ہمت ہے کہ ایسی فریب آمیز پیشینگوئی کر کے مکان فراخ کرنے کے لئے چندہ مانگتے ہین رسالہ مذکورہ کا صفحہ ۶، دیکھا جائے۔ ۱۲

[2] یعنے نہ ماننے والون پر بلائین آتین اور ماننے والے محفوظ رہتے ۱۲

سے لیکر اس وقت تک مثلاً طاعون کس کس وقت ہوا اور کس زور و شور سے ہوا۔ اور کون کون اور کتنے مقبولانِ خدا اور اُن کی اولادین اسمین شہید ہوئین اور طوفان کیسے کیسے آئے اور وہ آفتین کس وجہ سے آئین اُس وقت مین کسی مجدد اور مبعوث کا انکار اس کا باعث ہوا۔ یا اُسوقت کوئی مدعی نہ تھا۔ مگر سخت آفت آئی۔ یہ ایک طولانی بحث ہے اسلئے اِسوقت مین لکھنا نہین چاہتا بلکہ صرف یہ کہتا ہون کہ اس مین شبہ نہین کہ مرزا صاحب کے دعوے کے وقت ان بلاؤن کی ابتدا ہوئی اور جسقدر اُن کی کوشش اور شہرہ زیادہ ہوتا گیا اور اُن کے ماننے والون کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ اُسیقدر اقسام کی آفتین زیادہ ہوتی گئین۔ اور جاننے والے خوب واقف ہین۔ اور معائنہ کرنیوالے دیکھ رہے ہین کہ یہ تمام آفتین عام ہین اسمین مرزا صاحب کے ماننے والے اور نہ ماننے والے سب شریک ہین کسی قسم کا امتیاز نہین ہے۔ سب کے لئے طاعون ہے اور سب کے لئے قحط ہے اور بیماریان ہین جس طرح نہ ماننے والے مبتلا ہوئے اور ہوتے ہین اسی طرح اُن کے ماننے والے بھی۔ جس طرح بعض وقت بہت مسلمان اور خاص مقامات مثلاً طاعون کی آفت سے محفوظ رہے اور اب تک محفوظ ہین۔ اسیطرح قادیان بھی کچھ عرصہ تک محفوظ رہا جسکی وجہ سے مرزا صاحب نے پیشینگوئی کرنا شروع کردی اور اپنے مکان کے وسیع کرنے کے لئے چندہ مانگنے کا انہین موقع ملگیا اور خوب زور سے دعویٰ کیا کہ **قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا کیونکہ یہ اُسکے رسول کا تخت گاہ ہے** (دافع البلاء صفحہ ۱۰ و ۱۱)

اسمین صاف طور سے رسول خدا ہونے کا دعویٰ ہے۔ مگر انکی یہ پیشینگوئی اور ایسا عظیم الشان دعویٰ غلط ثابت ہوا اور ایک وقت ایسا آیا کہ طاعون نے

ہی عرصے مین مُسلمانون مین کئی گروہ ہوگئے تیرھوین صدی کے وسط مین
علی محمد بابی ایران مین ہوا اُس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا عبدالبہا
اِس کا خلیفہ تمام یورپ اور ایشیائے کوچک مین اپنا مذہب پھیلا رہا ہے
ہندوستان مین بھی اُسے مُسلمان مان رہے ہین رنگون۔ کلکتہ۔ بمبئی
چھپیرہ وغیرہ مین اُسکے ماننے والے موجود ہین پنجاب مین ایک گروہ قرآنی ہی
دوسرا گروہ قادیانی ہے ان مین کئی گروہ ہوگئے ہین۔ یہ سب گروہ اسلام کا
نام لیکر اور مسلمانون کو متوجہ کرکے اسلام کو پلٹ دینا چاہتے ہین۔ مگر خاص
ہندوستان مین قادیانی گروہ کی زیادہ کوشش ہی۔ اسلیئے اِس گروہ کے
لوگ یہان زیادہ ہین اور اپنے مذہب کی اشاعت مین اور مُسلمانونکے ایمان
تباہ کرنے مین نہایت کوشان ہین۔

اَب ہمارے برادران اسلام مین تین طبقہ کے لوگ ہین علما۔ اُمراء
عامہ مسلمین۔ ان مین سے بجز معدود حضرات کے کسیکو توجہ نہین دیکھی گئی
اور نہ سُنی گئی عُلما نے تو کہدیا کہ بے حقیقت ہین توجہ کرنے کے لائق نہین
ہین۔ بعض اورون نے بھی ایسا ہی کہدیا۔ تعلیم یافتہ کہنے لگے کہ کلمہ گوہین اُن سے
لڑائی فضول ہے۔ ہان پنجاب کے بعض اہل علم کچھ دنون متوجہ رہے۔ اور
بعض اب بھی کچھہ کرتے ہین مگر اُن کی کوشش ایسی نہین ہے کہ ساری دنیا
یا تمام ہندوستان ہی کے لئے کافی ہو باایںہمہ جو اُنہون نے کیا اور کر رہے
ہین لائق آفرین ہے۔ مگر اس مین شبہ نہین کہ وہ کوشش محض ناکافی ہے۔

وہ ضروری امر جس سے بے توجہی ہوئی

ہندوستان کے علما کو چاہئے تھا کہ متفق ہوکر مختلف مقامات پر اِس
فتنہ کے فرو کرنے کی تدبیرین کرتے رسائل تصنیف کئے جاتے۔ اخبار
رسالے ہفتہ وار۔ ماہوار جاری ہوتے ان مین شائستہ طور سے مضامین ہدایت

مسلمانون کو دینی امور کی طرف توجہ نہین رہی خصوصاً اس فتنہ عظیم کے دفع کرنے مین نہ پہلے کوشش کی اور نہ اب کرتے ہین - اور کوشش کرنا کیا معنے اِدھر اُنہین خیال بھی نہین ہوا اور نہ ابتک ہے - اُس گروہ کی کوشش کو دیکھئے کہ تمام دنیا مین اُن کی طرف سے تبلیغ کرنے والے مرد اور عورتین پھرتی ہین اور سب کو وہ تنخواہ دیتے ہین - خواجہ صاحب کو دیکھیے کہ ساری دُنیا مین دورہ کر رہے ہین اور کس ترکیب سے چندہ وصول کرتے ہین اور مسلمانون کو دھوکا دے رہے ہین - ہماری طرف سے دوچار شخص بھی اس فتنہ کو روکنے کے لئے اور نادانون کو سمجھانے کے لئے کوئی مقرر نہین کرتا - ہان خواجہ صاحب کو ہزارون روپیہ دیا جاتا ہے اِس خیال پر کہ وہ تبلیغ اسلام کرینگے مگر یہ خیال نہین کرتے کہ اُن کے مرشد نے باوجود عظیم الشان دعوٰون کے اور اس کہنے کے کہ مین تثلیث پرستی کے ستون کو توڑ دونگا[1] مگر کچھ نہین کیا دس بیس تثلیث پرست بھی اُن کی وجہ سے مُسلمان نہ ہوئے - خواجہ صاحب کے پیر مرشد (جنہین وہ مسیح موعود کہتے ہین) جب اُن کے دعوے غلط ثابت ہوئے اور معلوم ہوا کہ وہ سب دعوے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے تھے تو اُن کے مرید کے دعوٰون پر کون صاحب عقل واقف کار اعتماد کر سکتا ہی -

اے حضرات مسلمانون کو اسلام پر قائم رکھنا بہت زیادہ ضروری ہو اس سے کہ غیر مسلمانون کو مُسلمان بنایا جائے اسپر غور کرو - کہ مرزا صاحب کے فتنہ کی وجہ سے حقیقی اسلام مین کس قدر رخنہ ہو رہا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہی کہ مُسلمانون کو دینی اُمور کی طرف توجہ نہین ہے صحبت کے اثر نے دِل کو مُردہ کر دیا ہے - حق و باطل مین اِنہین تمیز دشوار ہو گئی ہے اِسوجہ سے تھوڑے

---

[1] حقیقۃ المسیح میں اسکی تفصیل کیگئی ہے اور حوالہ دیا گیا ہی صلہ ۱۹-۱۶ مُلاحظہ کیا جائے اور حیات حقانی میں بھی اسکی تشریح اچھی طرح کیگئی ہی ۱۲

جیسے شخص کی ضرورت تھی اور ہے وہ اور قسم کے حضرات ہین۔ دیکھا جائے کہ خواجہ صاحب ایک ہی شخص ہین اور اُن کے چند ہمخیال اُن کے معین ہو گئے ہین اسلیئے باوجود دھوکا دینے کے حیدرآباد جیسی اسلامی ریاست مین مسیح قادیانی کی مسیحیت کا رنگ جمانے کی کوشش کی اور اپنی خاص مصلحت کی باتین بناکر مسلمانون کو اپنی طرف متوجہ کرنے مین زور لگایا مگر الحمد للہ کہ ہمارے فرمانروائے دکن (دام اقبالہ وحشمتہٗ) نے اُن کی فریب آمیز باتون کا احساس کرکے اُن کا رنگ جمنے نہ دیا اور ناکام تشریف لے گئے۔

اب مین نہایت خیرخواہی سے کہتا ہون کہ اگر اب بھی اپنے دین کے سنبھالنے مین کوشش نہ کی اور مرزا محمود صاحب یا خواجہ صاحب کی چرب زبانی اور لن ترانیون مین آگئے تو مرنے کے بعد جو آفتین دیکھین گے اُنہین تو وہ خود ہی معائنہ کرینگے اور برداشت کرینگے۔ مگر نہایت خوف اس کا ہی کہ عجب نہین کہ دنیا ہی مین پھر ویسی ہی بلا یا اُس سے بھی کچھ زیادہ آئے جیسی آچکی ہے۔ کیونکہ آفتین دیکھکر بھی متوجہ نہین ہوتے اور عبرت نہین پکڑتے اپنے بہی خواہون کی باتوں کو دل سے نہین سنتے۔

خواجہ صاحب کے مرشد کی باتین ایسی نہیں جنکے غلط ہونے مین کسی قسم کا تردد ہو۔ ذرا خوف خدا دل مین لاکر وہ رسالے دیکھیں اور انہیں شائع کرین۔ جنمیں مرزا صاحب کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا ہے اُن رسالون کو دیکھکر معلوم کرین گے کہ مرزا صاحب نے اسلام کی خیرخواہی مین کیسے کیسے دعوے کرکے مسلمانون کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ کبھی کہا کہ مین تثلیث پرستی کے ستون کو توڑدون گا۔ کبھی دعوے کیا کہ سات[1] برس

---

[1] ضمیمہ انجام آتھم مین یہ دعویٰ ہے اور جواب حقانی مین اس کی تشریح کی گئی ہے۔ ۱۲

لکھے جاتے اطراف مین دیہات مین اہل علم عام مسلمانون کے خیال دُرست رکھنے کے لئے بہیجے جاتے اور عام اہل اسلام خصوصاً امرا اُن کی مدد کرتے مگر ایسا نہین ہوا اور اس فتنہ کو کسی نے نہین روکا اور ایک دو شخص کے روکنے کا کام تھا بھی نہین۔ اسلئے یہ بلائین آئین اور آرہی ہین۔ حیدرآباد مین خاص طور کا طوفان آیا۔ جسکا اثر تمام رعایا پر ہی نہین پڑا بلکہ وہان کے بادشاہ رعایا پرور پر بھی بہت کچھہ اثر ہوا۔ اسکی وجہ یہی ہوئی کہ وہان کے فرمانروا مسلمان تھے۔ وہان کے مقتدر معززین بھی دربار رحمۃ للعالمین کے خدام اور اُن کے مقدس مذہب کے خادم اور ماننے والے ہین۔ اُنہین ہر طرحکی قدرت تھی کہ اس فتنہ کے فرو کرنے کی طرف متوجہ ہوتے اگر وہ چاہتے تو تمام ہندوستان مین اثر پھیلا کر اس فتنہ کو روکتے اور کم از کم ادنی مرتبہ یہ تھا کہ اپنی ریاست مین اِس میرزائی فتنہ کو نہ آنے دیتے۔ مگر ایسا نہین ہوا۔ ایسی عظیم الشان ریاست جسمین علما اور مشائخ کثرت سے ہین بجز ایک مخصوص ذات کے کسی نے خیال بھی نہ کیا کسی نے وہان کے ظل اللہ فرمانروا کو اِس فتنہ کے فرو کرنے کیطرف توجہ نہ دلائی اِسلیے اُس گروہ کے بعض حضرات کو یہ ہمت ہوئی کہ ایک حیلہ بنا کر ریاست مین پہنچے اور ہل چل مچادی اور صحیفہ تنسیم کر کے گمراہی کی تبلیغ شروع کردی اُن کے دوسرے برادر جو اب خلیفہ کہلاتے ہین قادیان سے تحفۃ الملوک بہیج رہے ہین۔ یہ معززین ریاست کی بے توجہی کا نتیجہ ہے۔ البتہ ہمارے مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب بہادر نے ہمت کی اور بڑی کتاب لکھی اور بہت کچھہ صرف کیا اللہ تعالیٰ اُنہین جزائے خیر دے۔

مگر اس کام کے لئے جو باتین ضروری تھین اُن کی طرف مولنا کو بھی خیال نہین ہوا۔ اور یہ کام بھی ایک شخص کے کرنے کا نہین ہے۔ اسکے علاوہ

طور سے اُنہین کی کتابون سے نقل کرتا ہون مگر طوالت کے خیال سے اُنکی پوری عبارت نقل نہین کی گئی مختصر دعویٰ لکھا گیا ہے۔ صرف ان دعوون سے ان کی حالت معلوم ہو جائے گی مرزا صاحب نے آہستہ آہستہ اپنے دعوؤن مین ترقی کی ہے جسقدر مسلمان اُنہین مانتے گئے اُسی قدر وہ دعوؤن مین ترقی کرتے گئے۔

مرزا صاحب کے دعوے

(۱) پہلے مجدد اور امام وقت اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ تھا اور مسیح موعود ہونے سے انکار (ازالۃ الاوہام)

(۲) اُس کے بعد مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہوا (ایضاً) اور ظلی اور جزی نبوت کے مدعی ہوئے (توضیح مرام)

(۳) مین تمام اُمت محمّدیہ سے افضل ہون مرتبہ نبوت میرے سوا کسی کو نہین دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صا ۳۹)

یعنے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ وغیرہ اولیائے کرام سے بہت بڑھکر ہون قرۃ العینین رسول الثقلین حضرات امامینؓ کی نسبت تو اپنی فضیلت اِس طرح بیان کی ہے جس سے جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر تو ہوتی ہی ہے بلکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کہنے والے کو حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ واسطہ نہین ہے۔ مثلاً اُنکا

کے اندر اسلام مین نمایان ترقی میرے سبب سے نہ ہو تو مین جھوٹا ہون۔ اِس کہنے کے بعد بارہ برس زندہ رہے مگر جو کچھہ کیا وہ دنیا دیکھ رہی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اُن کے مرید کو ویسا ہی خیال نہ کیا جائے جو رسالے ان کی حالت کے بیان مین لکھے گئے ہین ان مین **فیصلہ آسمانی** ہر سہ حصہ اور **حقیقۃ المسیح** اور دوسری **شہادت آسمانی**۔ اگرچہ چھوٹے چھوٹے رسالے ہین مگر نہایت کافی ہین۔ البتہ ہزار دو ہزار کے چھپنے سے کیا ہوتا ہے ہندوستان مین سات کروڑ مُسلمان شمار کئے جاتے ہین۔ پھر ایسی عظیم الشان جماعت کے لئے یہ مقدار کیونکر کافی ہو سکتی ہے۔ مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب کی **افادۃ الافہام** بڑی کتاب ہے یہ کتاب مرزا صاحب کے مایۂ فخر رسالہ ازالۃ الاوہام کا نہایت اَعُمدہ جواب ہی۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اسکے بڑے ہونے کی وجہ سے لوگ دیکھتے ہی نہین۔

آخر مین یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کے مُرشد مرزا صاحب کے چند دعوے نقل کئے جائین جن سے ان کی مجمل حالت معلوم ہو سکے اور اگر مرزا صاحب کی مفصل سوانح عمری معلوم کرنی ہو تو حکیم مظہر حسین صاحب سیالکوٹی نے ایک کتاب لکھی ہے **چودھوین صدی کا مسیح** اس کا نام ہے اُسے دیکھین۔ چونکہ اسوقت مین اکثر حضرات کو خصوصاً نئے تعلیم یافتوں کو ناول دیکھنے کا زیادہ شوق ہے اسلیئے حکیم صاحب نے اُن صحیح واقعات کو ناول کے طریقہ سے لکھا ہے **قابل دید رسالہ** ہے پانچ سو صفحے سے زیادہ کا ہی اُسکے دیکھنے سے خواجہ صاحب کے مُرشد کی پُوری حالت معلوم ہو جاتی ہی نہایت مناسب اور باعث اجر عظیم ہے کہ ہمارے **شاہ دکن** اُسے طبع کرا کے اپنی ریاست مین مُشتہر کرین۔ مَین یہان مرزا صاحب کے بعض دعوے مختصر

صاحب کے
ی سوانح عمری

اس مین غور کرو۔ کہ وہ کس مُصیبت سے مارے گئے اور ہم کس عیش وآرام مین
ہین۔ اِسی قسم کے اور بھی اشعار ہین سب کے نقل کرنے سے دل بیتاب ہوتا ہے
ان دونون شعرون نے فیصلہ کردیا کہ خواجہ صاحب کے پیر مرشد کو جگر گوشہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت امام حسینؓ سے کچھ واسطہ نہین ہے کیونکہ صاف
کہہ رہے ہین کہ مجھ مین اور تمھارے حسین مین بڑا فرق ہے۔ اس سے
صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام حسینؓ ہمارے ہین اُن کے نہین ہین۔ دوسرے
یہ کہ حضرت کی مظلومیت کا ہمیں رنج وغم ہے اُنہین نہیں ہے۔ مرزا صاحب کو
حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ اور آپ کے محبوب جنہین
آپ نے اہل جنت کا سردار فرمایا ہے اُن سے واسطہ نہین ہے تو نہایت
روشن ہوگیا کہ اُنہین حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی دلی رابطہ
نہین ہے۔ نہایت ظاہر ہے کہ اگر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی رابطہ
ہوتا تو آپ کے نواسہؓ کی نسبت ایسی بے ادبی کے الفاظ اُن کے قلم سے
کبھی نہ نکلتے اور اُن کے مقابلہ مین اس طرح اپنی فضیلت کا اظہار نہ کرتے۔
اَب دوسرے مقامات پر واسطہ بیان کرنا اور کہین اپنے کو حضور انور صلے اللہ
علیہ وسلم کا ظل کہنا اور کہین تعریف کرنا صِرف اِسلئے ہے کہ مُسلمان
ہماری طرف متوجہ ہوں اور ہمیں اپنا مقتدا مانین اور ہمارے لئے اپنی جان و
مال کو وقف کرین کیونکہ اسوقت تک مُسلمانون کے سوا کسی اہل مذہب نے
اُنہین نہین مانا صِرف مُسلمان ہی اُن کے دام مین آئے اب اگر حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی تعریف کرکے اُنہین خوش نہ کرین تو وہ بھی ہاتھ سے نکل جائین مگر
کہین کہیں اُن کا دلی خیال ظاہر ہوتا ہے۔

(۴) مین خدا کا رسول ہون۔ صاحب شریعت نبی ہون۔ (اربعین نمبر۴)

ایک فارسی کا شعر تو پہلے نقل کیا گیا ہے جسکا مصرع ثانی یہ ہے۔ ع
صد حسین است در گریبانم۔ بھائیو کوئی عاشق رسول جسکے دل مین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل عظمت بیٹھی ہو اُس کی زبان قلم سے ایسا مصرع نکل سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ اُن کے بعض عربی کے شعر ملاحظہ کئے جائین۔ ؎

وَقَالُوْا عَلَی الْحُسْنَیْنِ فَضَّلَ نَفْسَہٗ　　اَقُوْلُ نَعَمْ وَاللّٰہُ رَبِّیْ سَیُظْہِرُ

یعنے ہمارے مخالفین کہتے ہین کہ مرزا اپنے آپ کو امام حسین رض اور امام حسن رض پر فضیلت دیتے ہیں۔ مین کہتا ہون کہ ہان فضیلت دیتا ہوں خدا کی قسم میرا پروردگار عنقریب ظاہر کردے گا۔ یعنے میری فضیلت اور بزرگی دنیا پر ظاہر ہوجائے گی۔ خواجہ صاحب فرمائین کہ اسوقت تک اس پیشینگوئی کا کیا ظہور ہوا اہل علم وفہم اسپر غور کرین کہ مقابلہ مین حضرت امامین پر اپنی فضیلت کا دعوے کرکے یہ کہنا کہ میرا پروردگار اس کو ظاہر کردے گا یہ ثابت کر رہا ہے کہ ہمارا مخالف جن کی فضیلت کو مان رہا ہے جن کی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے وہ کوئی چیز نہین ہے مین اللہ کا پیارا ہون میری فضیلت کو وہ عنقریب ظاہر کردے گا۔

دوسرا شعر اُن کا یہ ہے ؎

(۲) وَشَتَّانَ مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ حُسَیْنِکُمْ　　فَاِنِّیْ اُؤَیَّدُ کُلَّ اٰنٍ وَّاُنْصَرُ

یعنے مجھ مین اور تمہارے حسین مین بہت فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ مجھے تو ہر لحظہ اللہ کی تائید اور اُس کی مدد ہو رہی ہے۔

(۳) وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَاذْکُرُوْا دَشْتَ کَرْبَلَا　　اِلٰی ہٰذِہِ الْاَیَّامِ تَبْکُوْنَ فَانْظُرُوْا (قصیدہ اعجازیہ)

اور تم اپنے حسین کے دشت کربلا کو یاد کرو۔ جسکی وجہ سے تم ابتک رویا کرتے ہو

اُس کے رسول نے حدیث مین یہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کا مسیح یعنی مرزا حضرت مسیحؑ ابن مریم سے افضل ہے اسی طرح تمام انبیاء نے فرمایا ہے اور یہ فرمانا اُن کا اس مسیح کے کارنامون کی وجہ سے ہے یعنی وہ ایسے بڑے بڑے کام کریگا جو حضرت مسیحؑ ابن مریم نے نہین کئے اِس قول مین چار دعوے ہین۔

(۱) آخر زمانہ کے مسیح کو اللہ تعالیٰ نے مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیا ہے۔

اَب خواجہ صاحب یا مرزا محمود خدا کا وہ کلام دکھائین جسمین یہ مضمون لکھا ہی۔ قرآن مجید جو ہمارے اور تمام امت محمدیہ کے ہاتھ میں ہے اُس مین تو یہ مضمون کہین نہین ہے۔

(۲) دوسرا دعویٰ یہہ ہے کہ خدا کے رسول نے اُسے افضل قرار دیا ہے۔ یہ قول کسی حدیث مین ہونا چاہئے اِسلئے ہم کہتے ہین کہ دونون صاحب وہ حدیث دکھائین جس مین یہ ارشاد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو۔ مگر ہم کہتے ہین کہ قیامت تک کوئی صحیح حدیث نہین دکھا سکتے جسمین یہ مضمون ہو۔

(۳) تیسرا دعوے یہ ہے کہ تمام نبیون نے بھی کہا ہے کہ آخر زمانہ کا مسیح حضرت مسیح ابن مریم سے افضل ہوگا۔ یہان بھی ہم اس کہنے پر مجبور ہین کہ خواجہ صاحب بتائین کہ وہ تمام انبیاء کا قول کہان ہے کس زمین و آسمان پر وہ کتاب ہے جس مین تمام انبیاء کا یہ قول لکھا ہے مگر یہان بھی ہم نہایت استحکام سے کہتے ہین کہ خواجہ صاحب کیا اُن کے تمام معین و مددگار کوشش کرین تو ہرگز نہین دکھا سکتے کیونکہ یہ دعوے اور پہلے دونون دعوے محض غلط اور بالکل جھوٹ ہین۔

(۴) آخری زمانہ کے مسیح کے بڑے کارنامے ہون گے۔ یعنی اسلام کے فائدے کے وہ بڑے بڑے کام کرے گا اور اسلام کو بہت کچھ نفع پہنچائے گا۔

اَب خواجہ صاحب اور مرزا محمود دکھائین کہ وہ کون سے کارنامے ہین جو

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور مجھ مین کچھ فرق نہین ہے جس نے فرق کیا اُس نے مجھے نہیں پہچانا (سیرۃ الابدال)

جس نے مجھے نہین مانا وہ کافر اور جہنمی ہے۔ پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور ظل ہونے کا دعوے تھا اُس کے بعد برابری کا دعوے ہوا۔ اور متعدد آیتین اور بعض حدیثین جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح مین آئی ہین اُنہین مرزا صاحب نے اپنے لئے بتایا ہو۔

(۵) بعض انبیاء سے افضل ہون اس رسالہ مین لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مین حضرت مسیح علیہ السلام سے ہر شان مین بہت بڑھکر ہون "

اب خواجہ صاحب فرمائیں کہ اُنہین اپنے مرشد کے اِس قول پر ایمان ہے یا نہین اگر ایمان ہے تو آپ کا یہ کہنا کہ ہم اُنہین نبی نہین مانتے بالکل غلط ہے آپ ضرور اُنہیں نبی مانتے ہین کیونکہ یہ نہایت ظاہر ہے کہ کوئی غیر نبی ایسے عظیم المرتبت نبی پر فضیلت نہین رکھ سکتا آپ جب اُنہین حضرت مسیح سے افضل مانتے ہین تو اُنہین نبی ضرور مانتے ہین مگر دنیاوی مصلحت سے دلی اعتقاد کے خلاف ظاہر کرتے ہین۔

اِس دعوے کے اثبات مین مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی کے صـ۱۵۵ مین لکھا ہے کہ جب خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیون نے آخری زمانہ کے مسیح کو اُس کے کارنامون کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیون تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئین افضل قرار دیتے ہو۔

اِس قول کا صاف مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین اور

ؔلہ اس کی تفصیل مرزا محمود (جواب خلیفہ ہوئے ہین) اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء مین کرتے ہین۔

(۶) چھٹا دعویٰ یہ ہی کہ مین افضل الانبیا ہون یعنی حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہون۔ مگر چونکہ جانتے ہین کہ مسلمان اس لفظ کے کہنے سے برہم ہوجاینگے اسلئے صاف طور سے اِن لفظون مین یہ دعویٰ نہین کیا مگر اُنکے اور دعوے اور الہامات موجود ہین جن سے صاف طور سے یہ دعویٰ ثابت ہوتا ہی۔

(۱) اُن کا ایک الہام لولاک لما خلقتُ الافلاک اوپر بیان ہوا ہے جسکا حاصل یہی ہی کہ تمام انبیا اور اُن کے کمالات میرے طفیلی ہین کیونکہ اصل مقصود اللہ تعالیٰ کو میرا پیدا کرنا تھا میرا وجود تمام انبیاء اور اولیاء کے وجود کا سبب ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہی کہ تمام اشیاء کا وجود میرے طفیل سے ہوا۔ اس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہین جب سب کا وجود مرزا صاحب کا طفیلی ہوا تو کمالات تو وجود کے تابع ہین اسلئے وہ بھی طفیلی ہونگے اسکے بعد اسپر نظر کیجائے کہ مرزا صاحب اپنے الہام کو مثل قرآن مجید کے یقینی بتاتے ہین تو اب دونون قولون کے ملانیسے یہ نتیجہ ضرور ہوگا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہی کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تمام انبیاء سے افضل ہون اور میرا افضل ہونا ایسا یقینی ہی جیسے مضامین قرآن مجید یقینی ہین۔

(۲) مرزا محمود نے رسالہ حقیقۃ النبوۃ کے شروع مین نزول المسیح سے مرزا صاحب کے تین شعر نقل کئے ہین وہ مُلاحظہ ہون ؎

انچہ داد است ہر نبی را جام (۱) داد آن جام را مرا بتمام

انبیا گرچہ بودہ اند بسے (۲) من بعرفان نہ کمترم زکسے

کم نیم زان ہمہ بروئے یقین (۳) ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

اِن شعرون مین دو طریقے سے مرزا صاحب اپنی فضیلت ثابت کرتے ہین کیونکہ پہلے شعر مین کہتے ہین کہ جو فضل وکمال ہر ایک نبی کو دیا گیا وہ سب مجھے دیا گیا

مرزا صاحب نے دکھائے اور اسلام کو کیا فائدہ پہنچایا اور وہ فائدہ اِس قسم کا ہو کہ حضرت مسیحؑ اور دوسرے بزرگون نے نہ دکھایا ہو۔ البتہ مرزا صاحب کے وہ کارنامے جو حضرت مسیحؑ ابن مریم نے نہین دکھائے وہ چند معلوم ہوتے ہین ایک یہ کہ حضرت مسیح نے نکاح نہین کیا۔ اور کسی سے نکاح کرنے کی خواہش بھی ظاہر نہین کی اور مرزا صاحب نے کئی نکاح کیے اور ایک نکاح کے آرزو مین مر گئے مگر وہ بیوی میسر نہ ہوئی دوسرے یہ کہ اپنی جھوٹی تعریف مین بہت دفتر سیاہ کیے اور بذریعہ خطوط اور اخبارات اور رسائل اور کتابون کے اپنے آپ کو بہت کچھہ مشہور کیا۔ اور اسی قسم کی باتین لکھین جن کا نمونہ مین نے اِس رسالہ مین دکھایا ہے تیسرے یہ کہ متعدد طریقے نکالکر چندہ کا غل مچایا مُسلمانون سے روپیہ لیا اور اپنی خواہش مین صرف کیا۔ یہ باتین البتہ حضرت مسیحؑ نے نہین کین اگر ان کارنامون سے مرزا صاحب افضل ہو سکتے ہین تو خدا اور اُس کے رسول پر افترا پردازی کے علاوہ عقل انسانی سے بھی دست برداری کرنا ہو گی۔ کیونکہ عقل سلیم ان باتونکو سچے نبی کے کارنامے نہین کہہ سکتی بلکہ نفسانی خواہشونکا پورا کرنا اس کو کہا جاتا ہے جس طرح بعض جھوٹے مدعیون کو کہا گیا ہے۔

اَب خواجہ صاحب سے دریافت کیجیے کہ اگر مذکورہ قول کو آپ سچا سمجھتے ہین تو ان چارون دعوٗون کو یکے بعد دیگرے ثابت کیجیے اور اگر ثابت نہین کر سکتے اور آمین شبہ نہین کہ: وہ ثابت نہین کر سکتے کیونکہ یہ دعوے بالیقین غلط ہین پھر ایسے جھوٹے مدعی مجدد او مسیح موعود ہو سکتے ہین؟ انہین کی تبلیغ صحیفہ آصفیہ مین کی گئی ہے؟ انہین کے جھوٹے نشانات دکھائے گئے ہین افسوس صد افسوس ذرا ہوش کر کے جواب دیجے۔

ہنین ہون یعنی مجھ مین قدرت ہنین ہو کہ خود معجزہ دکھاؤن۔ یہ تعلیم صریح اُس الہام کُنۡ فَیَکُوۡن کے خلاف ہی۔ اس الہام مین تو ہر بات کا اختیار دیا جاتا ہی اور کہا جاتا ہے کہ اِذَا اَرَدتَ شَیْئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنۡ یعنی جب کسی چیز کے ہو جانیکا تو ارادہ کرے اور کہدے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جائیگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہنین کہا گیا بلکہ یہ تعلیم ہوئی کہ اپنے عجز کا اظہار کرے۔ نمونے کیلئے اسقدر لکہنا کافی ہی جن صاحبکو تفصیل دیکھنا منظور ہو وہ رسالہ دعوی نبوت[1] مرزا دیکھین اسمین اُنکے دعوے نبوت کو زیادہ بیان کیا گیا ہی اسمین شبہ ہنین کہ مرزا صاحب کو نبوت کا بلکہ افضل الانبیا ہونیکا ایسا صاف وصریح دعوی ہی اور مختلف عنوان سے اِس دعوے کا اظہار اُنہون نے کیا ہی کہ اُن کا ماننے والا اُس سے انکار ہنین کرسکتا اور جو انکار کرتا ہی وہ پالیسی اور مصلحت ذاتی کی وجہ سے کرتا ہی خواجہ کمال الدین نے جو صحیفہ پیش کیا ہی اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ خواجہ صاحب اُنہین خدا کا رسول مانتے ہیں اور اگر خواجہ صاحب قرآن وحدیث کو سچے دل سے مانتے ہیں تو اُنہیں بالضرور مرزا صاحبکو ان دجالوں میں ماننا ہوگا جنکی خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی اور فرمایا ہی کہ میری امت میں دجال ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے اور اُن کا جھوٹا ہونا اس سے ظاہر ہی کہ وہ نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ مین خاتم النبیین اور آخر النبیین[2] ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہی۔ اِسلئے مرزا صاحب خدا اور رسول کے ارشاد کے بموجب جھوٹے ثابت ہوئے۔ اور مرزا صاحب کا صِرف یہی دعوی جھوٹا ہنین ہے بلکہ اُنہون نے اپنی تعریف مین اور

---

[1] یہ رسالہ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۶ و ۲۷ مین چھپا ہی۔ اب نظر ثانی کے بعد مستقل رسالے کی صورت مین چھپے گا انشاء اللہ تعالے اب تو مرزا صاحب کے بیٹے مرزا محمود نے ایک رسالہ لکھا ہی اور مرزا صاحب کے اقوال سے اُنکے دعوے نبوت کو ثابت کیا ہے "حقیقۃ النبوۃ" اُس کا نام ہی اور اپنے باپ کے مثل جھوٹے دعوے اُنہین کئے ہین ۱۲

[2] یہ بات لغت عرب سے اور بہت حدیثون سے ثابت ہی کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہین اور قادیانی حضرات جو اس مقام پر مہر کے معنی کہتے ہین یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے لئے مہر ہین یہ محض غلط ہین یہ معنی لغت عرب اور صحیح حدیثون کے بالکل خلاف ہین اس کی تشریح کسیقدر فیصلہ آسمانی حصہ سوم مین کی گئی ہی۔ مگر انشاء اللہ تعالی اس بحث مین خاص رسالہ لکھا جائے گا ۱۲

جب تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہوئے تو بالضرور سب سے افضل ہوئے۔ تیسرے شعر مین کہتے ہین کہ یہ یقینی بات ہے کہ مین تمام گذشتہ انبیاء سے کم مرتبہ نہین ہون سب انبیا کے کمالات کا مین جامع ہون جو کوئی میرے اس دعوے کو جھوٹا سمجھے وہ مردود ہے خدا کی لعنت اسپر ہے۔ جب کسی سے کم نہین ہین تو ہر ایک کے فضائل کے جامع ہوئے جب سب کے فضائل انمین جمع ہین تو سب سے افضل ہوئے غرضکہ تمام انبیاء کرام جو مرزا صاحب سے پیشتر گزرے ہین حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سب سے مرزا صاحب اپنے آپکو افضل کہتے ہین اور اسکی تائید اس شعر سے بخوبی ہوتی ہے جو مرزا محمود نے اپنے رسالہ حقیقۃ النبوۃ کے سرعنوان پر لکھا ہے اور اُسے الہامی قرار دیا ہے وہ شعر یہ ہے ؎ مقامِ او مبین از راہ تحقیر + بدورانش رسولان ناز کردند + جب اُن کا یہ مرتبہ ہے کہ پیغمبرون نے اُن پر ناز کیا ہے تو اُنکے مرتبہ کا کیا ٹھکانا ہے اُنکے افضل الانبیا ہونے مین مرزائیون کو کیا شک ہو سکتا ہے۔ اب بمصلحت کوئی زبان سے نہ کہے یا انکار کرے

(۳) ایک عظیم الشان الہام اُنکا یہ ہے کہ مجھے کُنْ فَیَکُوْن کا اختیار دیا گیا (حقیقۃ الوحی صد ۱۰۵) زمین و آسمان مین جو کرنا چاہون وہ کر سکتا ہون یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کے صرف کہہ دینے سے ہر ایک چیز موجود ہو سکتی ہے اسی طرح مرزا صاحب کے کہدینے سے ہر ایک چیز ہو سکتی ہے۔ غرضکہ خدا کے اختیارات مرزا صاحب کو مل گئے۔ یہ الہام کسی نبی کو نہین ہوا سب اپنے کو عاجز سمجھتے رہے اور کہتے رہے۔ بہرحال جب خدائی کے اختیارات ملنے کا اُنہین دعویٰ ہے تو اگر یہ دعوے صحیح مان لیا جائے تو یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ وہ افضل الانبیا ہین کیونکہ یہ ایسا عظیم الشان دعویٰ ہے کہ کسی نبی نے نہین کیا اور خدائی کے اختیارات کسی کو نہین ملے۔ بلکہ قرآن مجید و حدیث مین بہت جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عجز ظاہر فرمایا ہے۔ مثلاً کفار معجزہ طلب کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ اُنکے جواب دینے کو اس طرح تعلیم فرماتا ہے قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ یعنے کہدے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور مین بجز ایک بشر اور رسول ہونیکے اور کچھ

ؔ اس کے متعلق حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہکا ایک قول ہے اُسکی شرح صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲ مین کیگئی ہے اُسے دیکھنا چاہیے ۱۲

اپنے دعوے کے اثبات مین بہت سے جھوٹے دعوے کئے ہین جن کا نمونہ اِس رسالہ مین بھی دکھایا گیا ہے۔

اے برادران اِسلام

مین نہایت خیرخواہی سے کہتا ہون کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وجود اور اُنکے خاص مریدین کا یہ زور شور اور یہ دعوے اسلام کے اور مسلمانون کے لئے نہایت خطرناک ہین خبردار ہو جاؤ اور اس فتنہ کے مٹانے مین کوشش کرو اور بموجب ارشاد نبوی سنّو شہیدون کے اجر کے مستحق ہو۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ

آخر مین مجھے یہ بھی کہدینا ضرور ہے کہ مرزا صاحب کے اقوال کے جو حوالے دئے ہین وہ بلفظہ نہین ہین اختصار کے خیال سے اُن کا مطلب لکھہ دیا گیا ہے اگر کسی احمدی کو ادائے مطلب مین تردد ہو یا حوالے کو غلط بتائے تو اِس فقیر کو اطلاع دے مرزا صاحب کے الفاظ نقل کرکے وہی مدعا دکھا دیا جائے گا جس کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ واللہ الموفق والمعلن۔

راقم

خاکسار محمد علی قادری عفا عنہ القادر القوی